سرابِ تمنّا

میرے صحنِ دل کو مہکا بھی دو اے گلابِ تمنا
بھٹک رہا ہوں تیری خواہش میں اے ''سرابِ تمنا''

علی احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرابِ تمنا

علی احمد

جھنڈے وال تحصیل وضلع گجرات

الغفور پبلشرز اینڈ ٹریڈرز کنجاہ

2015

Marfat.com

سرابِ تمنا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

84073

کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔سرابِ تمنا

شاعر۔۔۔۔۔۔۔۔۔علی احمد 0342-6029998

طبع اول۔۔۔۔۔۔۔۔۔2010ء

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔محمد عثمان ہاشمی کنجاہی 0333-8438960

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔500

ترتیب۔۔۔۔۔۔۔۔۔مقدس نورین B-A

تعاون خصوصی۔۔۔۔۔منور حسین۔قیصر محمود

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔جاوید گل کنجاہی (0345-6944329)

قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔150روپے

ملنے کا پتہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔المناف جنرل سٹور جھنڈے وال تحصیل وضلع گجرات

Marfat.com

انتساب

اپنے ابّا اور امّاں کے نام

جن کی دعائے نیم شبی میں میری ذات

شامل رہتی ہے

Marfat.com

سرابِ تمنا

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
1	غزل کا شاعر	10
2	سرابِ تمنا کا شاعر	14
3	میرا فکری ساتھی	16
4	شعور کا سفر	18
5	حمد باری تعالیٰ	21
6	حمد باری تعالیٰ	23
7	نعت رسول مقبولؐ	24
8	نعت رسول مقبولؐ	25
9	نعت رسول مقبولؐ	26
10	کنج تنہائی میں تمنائیں روتی ہیں	27
11	عجب بے کلی سی دل بیقرار میں ہے	28
12	سرِعام لانا چاہے محبت کے فسانے کو	29
13	خون دل دیں گے چراغ وفا کیلئے	30
14	دل پہ نشاں چھوڑنے والا	31
15	سلسلے پیار کے توڑو نہ خدا کے کیلئے	32
16	زندگی سے پیار کرو	33
17	تجھے دیکھ کر نہ مسکراتے تو اچھا تھا	34
18	الگ بیٹھا ہوں دنیا سے اور تیری یاد ہے	36
19	مجھے تنہا چھوڑ کے جانے والے اتنا تو بتا تا جا	37
20	جب تو مجھ سے خفا ہوتا ہے	38
21	ہجر میں گزری ہوئی ساعتوں کا حساب دو	39

Marfat.com

22	چھوڑ کر مجھے چل دیا کوئی خلوتوں کے درمیاں	40
23	آنکھوں سے چھپ نہ سکی کہانی میری	41
24	یارو تمہیں کیا بتاؤں کہ کیسی گزر رہی ہے	42
25	مت پوچھ تلخی ایام میں کیسے گزارہ کرتے ہیں	43
26	سوچ کے برش سے ذہن کے کینوس پہ تیری تصویر بنالوں	44
27	میں گلستاں تھا تیرے ہجر نے صحرا کر دیا	45
28	اک نقش نا تمام ہوں مجھے مکمل کر دے	46
29	چند لمحے ملا اور کتنی لمبی داستانیں دے گیا	47
30	یہ سرو سمن آپ کے	48
31	تیری تصویر میں رنگ بھروں اے حور غزل	49
32	تنہا بیٹھا باتیں کرتا ہوں تیری تصویر سے	52
33	ہجر کے صدمے سہہ نہیں سکتا	53
34	کھو کر مجھے تو پچھتائے گا بہت	54
35	ویراں ہے فضا ہر سو اداسی چھائی ہے	56
36	کیا گزرتی ہے جب کوئی عاشق ناکام ہو جائے	58
37	میرے خوابوں میں حقیقت کا رنگ بھر دے کوئی	60
38	تیرے انتظار میں آنگن سنوار رکھتا ہوں	61
39	دل میں ابھی کچھ ادھورے ارماں باقی ہیں	62
40	روزن در سے دیکھ در پہ کون کھڑا ہے	64
41	آتش ہجر تو اشکوں سے بجھائی نہ گئی	65
42	اپنے دامن سے میرے چہرے کو ہوا دو کبھی	66
43	ہر لفظ درد کی تشہیر ہوا چاہتا ہے	67

Marfat.com

44	تیرے چہرے پہ چھائی سرخی حیا کی	68
45	شرابِ وحدت پیے بیٹھا ہوں	69
46	ہو گئے بسمل جو تیری یادوں کے سہارے زندہ ہیں	70
47	کب تک زندگی سہاروں کے سہارے گزرے	71
48	پیار کیا بیقرار دل نے قرار کے لئے	72
49	رسمِ عاشقاں ہم سے دہرائی نہ گئی	73
50	تا حشر میری جناب سلامت رہیں	74
51	دل کیوں نہ ہو فدا جناب پر	75
52	چھوڑ کر چمن چلی گئی مجھے بھول کے	76
53	اے شہر یارِ وطن دست بستہ التماس ہے	77
54	دیارِ غیر کا شکاری تیری "فاختہ" کا نشانہ لئے ہے	78
55	آرزو ہے کہ صفحہ دل پہ تیرا نام لکھ لوں	79
56	عشق یوں زندگی کو نکھار دیتا ہے	80
57	افسانے اپنی الفت کے قریہ قریہ عام ہوئے	81
58	دل تیری یاد سے غافل تھا نہ ہے نہ ہوگا	82
59	کیسے بھولے ہو جو عہد وپیماں کئے تھے	83
60	مجھ سے جو پوچھے کوئی میں کیا چاہتا ہوں	84
61	زیرِ زمیں چاہے دبا دو مجھے	86
62	رات نیند میں اک خواب دیکھا	87
63	یہ دل تجھ پہ فدا یہ جان تیرے صدقے	88
64	تیری یاد کے جگنو میری آس بندھائے رکھتے ہیں	89
65	کوئی پھول خوشی کا آنگن میں کھلتا ہی نہیں	90

Marfat.com

66	یار سے بچھڑے یار و ہوا زمانہ ہے	91
67	کل ملاقات ہوئی اک بندے سے	92
68	تو میرا یار نہیں	93
69	چاہ تھی پھولوں کی، دامن کو خار ملے	95
70	بن کے خوشبو گلابوں میں رہتا ہے	97
71	تیری آنکھ کے خاموش اشاروں کے جواب ڈھونڈ رہا ہوں	98
72	یوں تو عذاب بن کے گزر رہے ہیں جدائی کے لمحے	99
73	یہ تیری ترچھی نظر دل میرا گھائل کر دے گی	100
74	لفظوں میں ڈھونڈ رہا ہوں قرار دل کا	101
75	مجھے نہ دو خدارا گلہ بیوفائی کا	102
76	ان کا شغل دل توڑ کے جانا ٹھہرا	103
77	مشکل ہو چکا ہے دنیا میں وفا کا ملنا	104
78	تیری الفت کا عطیہ دل سے چھپایا نہ گیا	105
79	تجھے ہوس ہے یورپ کے نظاروں کی	106
80	بچپن کے یاروں کو ڈھونڈ رہا ہوں	107
81	دھڑکن زمانے کے دل کی ہے صدا پیار کی	109
82	کف صحرا پہ حنا اپنے لہو کی سجائی ہے	111
83	دشت محبت میں وعدوں کے سراب نظر آتے ہیں	112
84	دہلیز دل سے امیدوں کے دیئے بجھا دیئے	113
85	ناواقف ہی رہے محبت کے انجام سے پہلے پہلے	115
86	آم کے پیڑ پہ کوئل کوکی بہار کا موسم آیا ہے	116
87	تیرے ہر ظلم کو ادا سمجھا	118

Marfat.com

88	تیری واپسی کا منتظر سرِ راہ کھڑا ہے	119
89	جس چہرے پہ رقصاں تھا کلیوں کا تبسم	121
90	تیری جدائی کا دکھ بڑا ہی کربناک تھا	122
91	جب سے بچھڑے ہیں پیارے آپنے	123
92	سنبل کی ہے شہ چنار کی ہے	124
93	رات نیند میں جو خواب دیکھوں	125
94	اپنی زندگی میں رہا تو جب نہیں	126
95	پھر لوٹ لیا اس نے مجھے چہرہ بدل کر	127
96	کس سے باندھوں امید وفا تیرے بعد	128
97	کب کا بیت چکا ہے موسم وفاؤں کا	129
98	اک مثال ہو گی دنیا میں وفا میری	130
99	یوں نکلا ہر گھر سے غیرت کا جنازہ ہے	131
100	غریب کی ہوئی یوں حالت ابتر ہے	132
101	بولنے سے جو قاصر رہے گی زباں میری	133
102	کہاں جا چھپے ہو تختے میں مہنگائی دے کر	135
103	اس دور کے ننگے حسن سے چشم غیرت شرمائی جاتی ہے	136
104	گلی گلی میں یار و عشق معاشقے چل رہے ہیں	138
105	گرجے کی گھنٹیاں دبا نہ دیں تیری صدائے اذاں کو	140
106	اے ملت اسلامیہ اپنے افکار کو بدل	141
107	گلیاں میرے گاؤں کی ہوئی ہیں پکی اس ادا سے	142
108	شرم سے جھکا میرا تو سر ہے	143
109	سنبھل جا خدارا سنبھل جا اے [illegible]	144

Marfat.com

110	اے وطن کے غریب و نادار لوگو	146
111	خدا قسم اپنے ٹنڈے بازوؤں پر	148
112	تاثیر بڑوں کی برحق تحریر میری اپنی ہے	151
113	خاتون خانہ میری قوم کی	153
114	میرے سخن دل کو مہکا بھی دو اے گلابِ تمنا	155
115	تیرے غم کی فضاؤں میں ہوں	156
116	اِک زہر سا گھلا ہوا فضاؤں میں ہے	157
117	دھوکے میں رکھا تیری وفاؤں نے مجھے	158
118	نفرت کی فضاؤں میں پیار ہوں میں	159

Marfat.com

غزل کا شاعر

غزل ایک ایسی صنف سخن ہے جو ناپسندیدہ ہو کر بھی پسندیدہ ہی رہی پسندیدگی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ جنہوں نے غزل کی مخالفت کی انہوں نے خود بھی غزل لکھی جوش ملیح آبادی نے غزل کی مخالفت کی مگر خود بھی غزل لکھی گزشتہ تین صدیوں میں کون سا دور ایسا آیا ہے کہ غزل روبہ عروج نہ رہی ہو غزل کی بڑی مخالفت ہوئی لیکن تجدید کیلئے حسرت موہانی 'اصغر گونڈوی' جگر مراد آبادی' وحشت کلکتوی اور افقر موہانی آ موجود ہوئے آج بھی یہ بات بڑے دعویٰ کیساتھ کہی جاسکتی ہے کہ نوے فیصد شاعر موجود ہیں جنہوں نے اپنی شاعری کا آغاز غزل سے کیا۔غزل بڑی نازک صنف سخن ہے مگر آج معاشرے کا کون سا مسئلہ ہے کہ وہ غزل میں بیان نہیں کیا گیا آج دہشت گردی کا دور دورہ ہے ہر طرف افراتفری اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہے بعض سنجیدہ حضرات تو ہر وقت ملک کی خیریں مانگتے رہتے ہیں اس کی استقامت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں ہمارے سجیلے جوان ملک کی حفاظت کیلئے ہر وقت تیار بیٹھے ہیں مگر پھر بھی غزل لکھتے ہوئے شاعر کی زبان پر آ ہی جاتا ہے

نہ جانے کس گھڑی لٹ جائیں عارف
اندھیری شب ہے دروازہ کھلا ہے

☆☆☆☆☆☆

ہر طرف بارود گر ہے
زیست شعلہ ہو گئی ہے
لاج رکھنا میرے آقا ﷺ
قہر دنیا ہو گئی ہے

اب میں آتا ہوں علی احمد کی غزل اور اس کی کتاب ''سراب تمنا'' کی طرف ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نیا شاعر اپنی شاعری کا آغاز غزل سے کرتا ہے اور غزل بھی جو میر' مومن' ناصر کاظمی اور احمد فراز کا انداز لئے ہو۔

علی احمد کی ابتدائی غزلوں میں حسن و عشق اور گل و بلبل کا ذکر ملتا ہے وہ غزل کے مصروں کو گل و گلزار کرتا دکھائی دیتا ہے دوست کے ہجر میں تڑپتا ہے اور آہ و فریاد سے غزل کے مصرعے روشن و منور کرتا ہے اشعار کے مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اک مجنوں ہے جو لیلیٰ کے عشق میں محو ہو کر ہمہ

Marfat.com

ہمہ تن مست رہتا ہے اور کسی دوسرے کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا۔اب میں چند اشعار اپنی گفتگو کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں

بن کے خوشبو گلابوں میں رہتا ہے
وہ شخص میرے خوابو ں میں رہتا ہے

☆☆☆☆

تجھے دیکھا تو خدا پہ یقین محکم ہوا
میری نماز تُو ہے میرا ایمان تیرے صدقے

☆☆☆☆

غیر سنگ ہوا ہے وہ رخصت
مجھے خوش گماں چھوڑنے والا

☆☆☆☆

تیرے انتظا رمیں اشکوں کے دیپ میں جلاؤں
اپنے نصیب میں تیرا انتظار میں دوام لکھ لوں

☆☆☆☆

علی احمد ایک زود گو شاعر دکھائی دیتا ہے اس کے باوجود وہ لفظوں اور محاروں کے استعمال میں پوری پوری دسترس رکھتا ہے ردیف قافیہ کے ہر مرحلہ سے آگاہ ہے مشکل سے مشکل لفظ بھی اس طرح استعمال کرتا ہے کہ جب وہ کسی مصرعہ میں آتا ہے تو رواں دواں ہو جاتا ہے شعر دیکھئے

بے سود سی کوشش میں زندگی نہ گنوا دو
نوشتہء دیوار تو ناخن سے چھلتا ہی نہیں

ذرا غور کیجئے کہ ''گنوادو'' اور ''نوشتہء دیوار'' کیسے استعمال کیا ہے کہ دونوں ترکیبیں رواں دواں ہو گئی ہیں یوں لگتا ہے کہ علی احمد حسن اور سچائی کا شاعر ہے وہ اپنے محبوب کی خوبصورتی ورعنائی کو یوں بیان کرتا ہے کہ ایسا حسن شاید اسے کسی اور میں دکھائی نہیں دیتا علی احمد کی بات مثالی معلوم ہوتی ہے خدا کا حسن واحد اور لا ثانی حسن ہے مسلمانوں کے علاوہ کون سی قوم ایسی ہے جو علی احمد کے اس عقیدہ کی تائید نہ کرتی ہو۔

Marfat.com

تُو وہ قدرت کا کرشمہ ہے کہ جس پر
گلشن بھی فدا اور بیابان تیرے صدقے

☆☆☆☆

مجھے تو جہاں کی خبر نہیں کوئی
اُسی کا تصور لئے بیٹھا ہوں

ہم نے دیکھا ہے کہ بعض اوقات شعر میں جب تلمیح استعمال ہوتی ہے تو شعر کو چار چاند لگ جاتے ہیں اور وہ ہر کہ ومہ کی زبان پر جاری وساری ہو جاتا ہے فارسی کا ایک شعر دیکھئے۔

حُسن یوسف 'دم عیسیٰ ' ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دانند تُو تنہا داری

علی احمد نے بھی مختلف اشعار میں تلمیح کا استعمال کیا چند اشعار بطور نمونہ

سیپی نے گہر اُگلا
مچھلی نے یونس علیہ اُگلا

☆☆☆☆

گھونسلا بناتی چڑیا دیکھی
چرخہ گھماتی بڑھیا دیکھی

تلمیح کی طرح علی احمد نے اپنے اشعار میں تشبیہ کا استعمال بھی کیا ہے ہر تشبیہ ہلکی پھلکی اور شعر کی روح رواں نظر آتی ہے تشبیہ کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ جو بات مشبہ میں وہی مشبہ بہ میں ہو علی احمد اس رمز کو خوب پہنچاتے ہیں

ہر شاخ پہ اُلوؤں کا بسیرا ہے یہاں
دب گئی ہے آواز بلبل کی چہکاروں کی

☆☆☆☆

جہاں مہکتے تھے اُلفت کے گلاب سدا
ہر سو تپش ہے نفرت کے انگاروں کی

استعارہ کا استعمال دیکھئے

Marfat.com

ہمارا بازو جو تن سے کٹ گیا ہے
یہ نا اہلی ہے لشکر کے سالاروں کی

آخر میں ایک غزل

زندگی سے پیار کرو
پھر اس کا اظہار کرو
جہاں نفرت ہے وہاں
پیار کا پرچار کرو
اُلفت کے جذبے سے
دُنیا کو سر شار کرو
غریب کے سر پر لٹکتی
نیام میں تلوار کرو
ہر دن سوگ میں ڈوبا
اسے خوشیوں کا تہوار کرو
جو زندگی پہ ستم کرے
سب اُس پہ للکار کرو
شرم سے نفرت مر جائے
پیش محبت کا کردار کرو
بنو سفیر امن کے احمد
دل جدل سے بیزار کرو

پروفیسر زُہیر کنجاہی (راولپنڈی)
صدر بزم نعیمت و شریف کنجاہی
31 مارچ 2010

Marfat.com

سرابِ تمنا کا شاعر۔۔۔علی احمد

مُجھے اپنے اندھیروں کی پرواہ نہیں
اُنکے کوچے پہ آفتاب سلامت رہیں

اس خوبصورت شعر کے خالق ادبی افق پہ ابھرتے ہوئے نوجوان شاعر علی احمد آف جھنڈے وال ہیں جن سے میری پہلی ملاقات شاہین پبلک لائبریری آف مچھیانہ ضلع گجرات میں ماسٹر محمد اقبال شاہین کے ذریعے ہوئی ملاقات سے پہلے بھی غائبانہ طور پر ماسٹر اقبال نے متعدد بار اس شاعر کے متعلق مجھے تعریفی کلمات سنائے ہوئے تھے البتہ لائبریری میں باضابطہ ملاقات میں جب علی احمد کی غزلیات اور حالات حاضرہ نظمیں سنیں تو مجھے حیرانگی بھی ہوئی اور دلی خوشی بھی حیرانگی اس لئے ہوئی کہ دیہات میں بیٹھا ہوا شخص جس کو وہاں کوئی ادبی ماحول اور سوسائٹی میسر ہی نہیں وہاں بہت اچھے خیالات اور پاکیزہ جذبات خوبصورت لفظوں سے بھرپور اور حالات حاضرہ پر مثبت تنقید سے مزین شاعری نے مجھے خوش کر دیا چنانچہ میں نے علی احمد کو شاعری کی اصلاح کیلئے کہا تو وہ فوراً بولا کہ مجھے کسی استاد شاعر سے ملا دیں میں نے وعدہ کیا اور چند دن بعد منیر صابری کے پاس چلے گئے تو انہوں نے حسب روایت علی احمد کو اپنی شاگری میں لے لیا آج اللہ کے فضل و کرم سے ''سرابِ تمنا'' کی شکل میں مسودہ میرے سامنے پڑا ہے ''سرابِ تمنا'' علی احمد کا پہلا مجموعہ غزل و نظم ہے جس میں اس نے جن خیالات کو باندھنے کی سعی کی ہے وہ اگر مستقل مزاجی سے

Marfat.com

بڑھتے اور پھولتے رہے تو ایک دن بہتر شاعری کی طرف کامیابی کی دلیل ہونگے۔
علی احمد کی شاعری سے محسوس ہوتا ہے کہ علی احمد الفاظ کے انتخاب کا سلیقہ بھی جانتا ہے اور شاعری کو لگن سے سمجھتا بھی ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کے کلام میں فکری گہرائی اور تخیل کی بلندی' خیال کی پاکیزگی اور قدیم وجدید اسلوب کی شاعری بھی محسوس ہوتی ہے جو کسی کا دل مُوہ لینے کے مترادف ہے۔ سراب تمنا میں بہت سارے ایسے اشعار بھی پڑھنے کو ملیں گے جن میں جذبات واحساسات' تجربات' مشاہدات حالات و خیالات اور گردونواح میں وقوع پذیر ہونے والے حادثات واقعات سے خوب آگاہی ہوتی ہے بہر حال ادبی افق پر چمکتا دمکتا ستارہ علی احمد اپنی کتاب سراب تمنا میں کس حد تک داد حاصل کرتا ہے یہ تو آنے والے وقت میں ادب کا قاری ہی بتا سکتا ہے البتہ مجھے ذاتی طور پر اسکا ادبی مستقبل خاصا روشن دکھائی دیتا ہے۔

احسان فیصل کنجاہی
0301-6223244

Marfat.com

میرا فکری ساتھی

کلام میں قوت اور وقار نہ ہو تو بے اثر ہوتا ہے خواہ کسی بھی عہد کا کوئی بھی شخص ہو کلام کی قوت کیلئے الفاظ کا بھر پور اور موزوں استعمال اشد ضروری ہے وقار یہ ہے کہ جس معیار کا لفظ ہو اسی وقار سے ادا کیا جائے آواز کی رفتار اور گفتار کا طریقہ الفاظ کا حسن عظیم ہے اسے ہی ادب اور شاعری کہتے ہیں ماتمی کیفیت جب انسان پر غالب آئے تو انسان الفاظ کے مفاہیم کو پا سکتا ہے تب وہ الفاظ کی کیفیت میں اتر سکتا ہے اسے اکثریت فلسفہ کہتے ہیں مگر میں اسے الہامی کیفیت قرار دوں گا یہ وہ وقت ہوتا ہے جب روح جسم سے آزاد ہو کر جسم سے سوال کرتی ہے اور جسم ناپاک کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہوتا جس شخص کو چند ساعتیں ایسی نصیب ہو جائیں وہ ان خوشیوں کو امانت سمجھ کر سمیٹ لیتا ہے ادبی رفاقتیں سنبھالنے والے معاشرہ کی حفاظت پر مامور ہوں گے تو معاشرہ میں افراتفری نہیں ہوگی انسانیت کو شرمندگی نہیں ہوگی انسان ایک دوسرے کو انسان سمجھیں گے ایسی ہی بہت سی کیفیات کا اظہار علی احمد صاحب نے اپنی شاعری اور نثر میں کیا ہے گو وہ پیشے کے لحاظ سے ستر فروش ہیں اس لفظ کو آپ اپنے فہم کے مطابق مت لیں بلکہ جو مطلب میں سمجھانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کا پیشہ ستر کی حفاظت اور انسان کی خوش لباسی والا ہے جس سے بہت مطمئن

Marfat.com

ہیں خدا ان کی فکر اور پیشہ میں برکت عطا فرمائے۔

کلام وہی اثر انداز ہوگا جس میں شفاف ندی کی سی روانی ہو اور قافیہ میں جان ہو قافیہ کی پشت پر انوکھی فکر کی طاقت کا ہونا ضروری ہے انسانی جگر تک فکر کا سوز ہو بے اختیار ہنسنے والے کی فکر پر حملہ آور ہو۔ صرف الفاظ کافی نہیں ان کا صحیح استعمال خاص بات ہے "سراب تمنا" کے شاعر نے اس کا بہت خیال رکھا ہے یقین مانو میں شاعر نہیں ہوں بلکہ میں کچھ بھی نہیں صرف جب اجازت ملتی ہے تو قلم سے کاغذ پر لکریں کھینچتا ہوں پڑھنے والے جو سمجھتے ہیں میں وہی ہوں اور یہ بات تحریر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ علی احمد وہ پہلا شخص ہے جس کی کتاب "سراب تمنا" پر میں یہ چند جملے لکھ رہا ہوں ہر کسی کی اپنی رائے ہے میری یہ رائے ہے کہ علی احمد صاحب کو مسلسل اس سفر پر دیر تک چلنا پڑے گا تب جا کر منزل نصیب ہوگی یہ میرا فکری سنگی ضرور ہے مگر میری مجال نہیں میں کسی کے شعر یا شاعر کو معیاری نہ کہوں۔

اللہ تعالیٰ علی احمد صاحب کو فکری اور شعوری ترقی عطا فرمائے۔

قلب حسین وڑائچ

ادراک ہاؤس' شادیوال گجرات

0300-9629894

Marfat.com

شعور کا سفر

عہد ستم ہے ادیب ہے چُپ ہے
اس سے بڑھ کر اور منافقت کیا ہو گی

جب شعور کی آنکھ کھلتی ہے تو آدمی اپنے اردگرد بکھرے ہوئے مناظر کا مطالعہ کرتا ہے وہ فطرت کی رعنائیوں میں سے اپنے ذوق کی غذا تلاش کرتا ہے کلیوں کی چٹک ہو یا گلوں کی مہک غنچے کی انگڑائی ہو یا بادِ صباء کی اٹکھیلیاں آبشاروں کا ترنم ہو یا چشموں کی پاکیزگی چاند کی ضیاء پاش کرنیں ہوں یا ستاروں کی جھلملاہٹ آسمان کے سینے پہ تنی قوس قزا ہو یا زمین کی گود میں سبزہ کائنات کے ہر منظر سے خوبصورتی عیاں ہے قدرت کا حسن ہر آنکھ کو دعوت نظارہ اور ہر سوچ کو دعوت فکر دے رہا ہے یہ انسان کے شعور اور ظرف پر منحصر ہے کہ وہ انوار فطرت سے کس حد تک لطف اندوز ہوتا ہے او رقدرت کی زیبائی اس کے شعور کو کس نہج پر لے آتی ہے۔

اگر کوئی آدمی ان چیزوں سے متاثر ہو کر کوئی شعر یا نظم لکھتا ہے تو وہ مشاہدے کا شاعر ہے۔

اگر اسے کوئی سرو قد رخ زیبا چال دلربائی شان بے نیازی' چشم غزل بھاء جائے تو وہ ظرف غزل میں حسن معانی سے محبت کی مے جمع کرتا جاتا ہے۔

جس فضاء کو بارود کی بُو پُر جبس کر دے ہر طرف آگ کے شعلے ہوں زندہ چہروں پہ موت کی زردی ہو جسموں کے ٹکڑے بکھرے پڑے ہوں جب ہنستے بستے گھر ماتم کدے بن جائیں دلہنوں کے سُہاگ لٹ جائیں ماؤں کی گودیاں اجڑ جائیں' بچے یتیم ہو جائیں فضائیں افسردہ ہو جائیں تو شاعر کا قلم خون کے آنسو روتا ہے۔

ملک کے حکمرانوں پہ بے حسی کے پہرے ہوں حکمران تحفظ دینے کی بجائے لوٹ مار کریں خدمت کے نام پر دکان داریاں چمکائی جائیں سیاستدان چہرے پر مکر و فریب کے نقاب اوڑھ کر اپنی ذہنی خباثت کو چھپانے اور نسلی بھوک مٹانے کی کوشش کریں وفا کی جگہ جفا' خلوص کے بدلے ریا' اور ایثار کی بجائے لالچ سے کام لیا جائے تو شاعر اپنے قلم کی نوک سے جھوٹ اور سچ کے درمیان لکیر کھینچتا ہے اور کوفہ ضمیروں کے چہروں سے ریا اور فریب کے نقاب نوچتا ہے۔

جب سے میرے شعور کی آنکھ بیدار ہوئی ہے قوانین فطرت کے تحت میرے ذوق کی نشو ونما شعر کی غذا پر ہوئی ہے گو یہ نشو ونما ابھی ارتقاء کے مراحل میں ہے تاہم میں نے مناظر فطرت کی زیبائی سے

Marfat.com

حسن بے پرواہ کی بے نیازی تک اور آگ برساتی فضا سے دل خراش نوحوں تک اور حکمرانوں کی بد مستیوں سے سیاستدانوں کی چیرہ دستیوں تک کو اپنے شعور کی تختی سے سینہ قرطاس پر اشعار کی صورت سجانے کی ایک کوشش کی ہے اور اپنے شعور کے اس پیغام کو ''سراب تمنا'' کا نام دے کر قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اس سے پہلے میرے کلام کا کچھ حصہ ''احسان فیصل کنجاہی'' کے کئے گئے انتخاب ''تپتے صحرا'' میں جگہ پا کر قارئین کے کومل ذہنوں پر دستک دے چکا ہے امید کرتا ہوں کہ مجموعہ کلام ''سراب تمنا'' ''شراب تمنا'' ثابت ہوگا۔

اساتذہ' ارباب ذوق اور ناقدین سے عاجزانہ التماس ہے کہ میری اس کاوش کو ایک کوشش سمجھیں نہ کہ شاہکار جب آپ اسے وادی ادب میں ایک نو وارد کی کوشش سمجھیں گے تو آپ اس کوشش کے دوران ہونے والی غلطیوں کو خندہ پیشانی سے درگزر فرمائیں گے یقیناً اور ان عروضی اور اوزان کی غلطیوں کی نشاندہی کر کے آپ مستقبل میں کوئی شاہکار تخلیق کرنے میں میرے لئے راہنما ثابت ہوں گے آپ کی مثبت تنقید میرے لئے حوصلہ افزائی کی ایک بہترین صورت ہوگی۔

اپنے شعور کی نشوونما کے لیے مجھے جن محترم ہستیوں کا سایہ شفقت حاصل رہا ان میں بانی و سرپرست ''شاہین پبلک لائبریری مچھیانہ' محترم محمد اقبال شاہین صاحب مچھیانہ' محترم احسان فیصل کنجاہی صاحب' قسیم فکر نو' خالق ''ادراک'' جناب قلب حسین وڑائچ صاحب شادیوال اور نہایت ہی مشفق اور ادب پرور ہستی المیر ٹرسٹ لائبریری گجرات کے روح رواں محترم عارف علی میر صاحب ایڈووکیٹ شامل ہیں اس سلسلے کی سب سے اہم کڑی میری مراد جناب منیر صابری کنجاہی صاحب ہیں جنہوں نے نہ صرف میرے کلام کی نوک پلک درست کی مجھے مفہوم شاعری سے بھی آگاہ کیا آپ الفاظ کے تلفظ کی ادائیگی کا خاص فن جانتے ہیں یہ چیز آپ کی ذات کا خاصہ ہے آپ نے اس مسودے کی پروف ریڈنگ بھی کی ہے اس کے باوجود اگر کوئی خامی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ صابری صاحب کو اس کا علم نہیں تھا ایک طالب علم کے ابتدائی کلام میں ایسی کوتائیاں اس کی اپنی طفلانہ سعی کا حصہ ہوتی ہیں۔

ناول نگار' افسانہ نگار' انشائیہ نگار' اردو پنجابی کے مایہ ناز شاعر پروفیسر زہیر کنجاہی صاحب راولپنڈی کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے میری اس کتاب پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے جو کہ اس کتاب میں شامل ہے یہ بات میرے لئے باعث فخر ہے کہ پچیس کے قریب نثر اور شاعری کی کتابوں کے مصنف میری اس کاوش پر رقم طراز ہیں اور یہ میرے لئے ایک سند بھی ہے اس کے علاوہ ''زندگی کیا

Marfat.com

ہے؟'' سانس کے زندان میں ایک لمحہ'' جیسے معتبر تر جملے کے خالق قلب حسین وڑائچ صاحب شادیوال نے میری اس شاعری پر اپنے زندہ الفاظ مرتب کر کے میری حوصلہ افزائی کی ہے آپ چند سال میں 23 کتابیں لکھ چکے ہیں آپ کا کہنا ہے کہ ابھی میری روح پر قرض باقی ہے سات کتابیں پبلش ہو چکی ہیں جن میں دو کو ایوارڈ مل چکے ہیں 16 کتابیں زیر اشاعت ہیں۔

میری روح احسان فیصل کنجاہی کی تا حشر نیاز مند رہے گی آپ کے ہاتھوں میں یہ کتاب فیصل کنجاہی ہی کی مرہون منت ہے آپ نے مجھے ادبی حلقوں میں متعارف کروایا اور اپنی مصروفیات کے باوجود اس کتاب کی اشاعت کی تمام تر ذمہ داری بطریق احسن نبھائی آپ صحیح معنوں میں ادب دوست اور ادب پرور شخصیت ہیں۔

راجہ غلام عباس (پاک آرمی) پھلروان' محمد امجد ورک (پنجاب پولیس) دھول خورد' غضنفر علی صاحب جھنڈے وال کے بھرپور تعاون پر ان لوگوں کا مشکور ہوں محمد یسین ناصر گجرات اور دلشاد علی ساہوالا' سمبڑیال کے خصوصی مشوروں نے جہاں میری ذہنی بالیدگی کو جلا بخشی وہاں اس کتاب کی اشاعت کو بھی چار چاند لگا دیئے کلام کی ترتیب کا مرحلہ جو کہ قدوے مشکل تھا محترمہ مقدس نورین گوجرانوالہ نے خوش اسلوبی سے سنبھالا اس کے علاوہ میں ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کلام میں بلا واسطہ یا بلواسطہ میرے ساتھ تعاون کیا۔

آخر میں اپنے قارئین کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کو پڑھا اور اپنی لائبریری کی زینت بنایا آپ کی قیمتی آراء اور سنہرے مشوروں کا انتظار رہے گا (شکریہ)

دعاؤں کا طالب
علی احمد
جھنڈے وال تحصیل و ضلع گجرات 0342-6029998

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

رَبی اَرِنی

عالمِ تخیل میں، میرے لبوں پر اس خواہش نے جب رقص کیا
رَبی اَرِنی، کلی چٹک پڑی، پھول مُسکرا اٹھا
صبا پھول کو گودی میں لئے، لوریاں دینے لگی، آبشاریں گنگانے لگیں
ستارے جھلملانے لگے، چاند بدلی سے نکل آیا
چکور نے اُڈاری کی، مُور نے رقص کیا
سمندر نے انگڑائی لی،
سیپی نے گہر اُگلا، مچھلی نے یونس اُگلا
اک اُنگلی اٹھی
چاند بٹا، پھر مل گیا، نماز چھوٹی، سورج پلٹا
مٹھی میں سنگریزوں نے پڑھا، محمد ﷺ رسول اللہ

Marfat.com

سورج کی چمک دیکھی، جگنو کی دمک دیکھی
گھونسلا بناتی چڑیا دیکھی
چرخہ گھماتی بڑھیا دیکھی
بھر کے جو نظر دیکھا، دانے کے سینے پہ شجر دیکھا
فطرت کے جمال میں گم ہوا، قدرت کے کمال میں کھو گیا
فکر بھٹکنے لگی تو، دفعتاً، وادی سینا میں ایک تجلی چمکی، جسکی چمک نے طور کو
سُرمہ بنا دیا، خیال کے قدموں پہ چلتا، جب پہنچا وہاں، زباں گنگ
عقل دنگ، نظر پھٹی رہ گئی، دیکھ کے منظر میں خاموش کھڑا تھا
موسیٰ علیہ السلام ثانی بے ہوش پڑا تھا
فکر بٹنے لگی، ہر سمت بکھرنے لگی، یہ دنیا کتنی حسیں ہے
جانے کتنے خداؤں کے زیر نگیں ہے
یہاں سے فکر ابھی آگے نہ بڑھی، اک آواز کانوں میں پڑی
کیوں ہوتا ہے تو مرتد، منہ سے بول، قُل ھُوَ اللہُ اَحَدٌ ہ

84073

Marfat.com

سراپ تمنا

حمد باری تعالیٰ

کائنات کے ذرّے ذرّے سے عیاں تیرا نور ہے
قادر ہے فقط تو ہی باقی ہر شے مجبور ہے

ہے اس کے دل میں تو جس نے تجھے یاد کیا
جس نے تجھے بھلا دیا اس کیلئے تو دور ہے

یہ کائنات کے اندھیرے تیری یکتائی کی دلیل ہیں
شعاع شمس و ضیائے قمر میں تیرا ظہور ہے

ہر شے میں تو موجود پھر بھی میں ڈھونڈوں تیرا وجود
تیرے جسم کی تلاش میرے ایمان کا فتور ہے

جس گھڑی میرے سارے گناہ بخش دیئے سر حشر
مجھ پہ یہ راز تب کھلا تو کتنا بڑا غفور ہے

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

تیرے نام زندگی کے صبح و شام کرتے ہیں
دل کی دھڑکن سانسیں تیرے غلام کرتے ہیں

ہو کے با وضو تیرے تخیل میں کھو جاتے ہیں
ہم تجھے سوچنے کا یوں اہتمام کرتے ہیں

میری پیشانی کے سارے سجدے تیری نذر
تہہ دل سے آقا ﷺ تجھ پر سلام پڑھتے ہیں

تیری نگاہ کرم جس پر بھی پڑ گئی
اس کے مقدر کو فرشتے بھی سلام کرتے ہیں

تیرے اوصاف عیاں ہیں قرآن کی سطروں سے
تیرے سامنے تو پتھر بھی کلام کرتے ہیں

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

ہے جنت سے بڑھ کر مدینے کا نظارا
تیرےؐ سوا کوئی نہیں میں کمینے کا سہارا

مایوس ہو کے انسانیت مر ہی جاتی
جو آپؐ دیتے نہ اسے جینے کا سہارا

دو عالم میں ہے یہ روشنی کا سر چشمہ
واللہ ! آمنہؓ بی بی کے نگینے کا چمکارا

بحر عصیاں سے خدارا نجات دلا دو
بخش دو مجھے اپنے سفینے کا سہارا

اُس آنکھ میں احمؐد بھلا فردوس کیا ہے؟
جس آنکھ میں آ بسا ہو مدینے کا نظارا

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

جنت کا منظر ہے مدینے کا نظارا
کتنا جاں پرور ہے مدینے کا نظارا

مدینے کی گلیوں سے جنت کو راہ جاتی ہے
سوئے یزداں رہبر ہے مدینے کا نظارا

اک بار جو دیکھیں روح میں بہار اترے
یوں تسکین نظر ہے مدینے کا نظارا

جس نے جو جو دیکھا اسی پہ نازاں ہے
میرے لئے معتبر ہے مدینے کا نظارا

یہاں حسینؑ و حسنؑ جیسے پھول کھلتے ہیں
جنت کی سحر ہے مدینے کا نظارا

جو منظر بھی دیکھا ذہن سے محو ہوا
میرے دل میں امر ہے مدینے کا نظارا

رَو رَو کر جو مانگی تھیں خدا سے
دعاؤں کا ثمر ہے مدینے کا نظارا

Marfat.com

گنج تنہائی میں تمنائیں روتی ہیں
جوان بیٹے کو جیسے مائیں روتی ہیں

جانے والے تیرے لئے آج بھی
رستوں میں ناکام صدائیں روتی ہیں

جو میرے نصیب میں ہے ہی نہیں
اس پر میری بد نصیب دعائیں روتی ہیں

یوں عہد وفا پامال ہوا ہے اب کے
بے وفاؤں کی بستی میں وفائیں روتی ہیں

ایسا صلہ ملا ہے بے جرم خطاؤں کا
میری بد نصیبی پہ خود سزائیں روتی ہیں

جب سے وہ شہریار دل رخصت ہوا
سونی سونی دل کی فضائیں روتی ہیں

یارو سر محفل جو احمؔد رو نہ پایا
اس کی بے کسی پر گھٹائیں روتی ہیں

Marfat.com

عجب بے کلی سی دل بیقرار میں ہے
آج بھی لو دیئے کی انتظار میں ہے

اس کے سینے میں دل نہیں پتھر ہے شاید
جو مجھ سے پوچھے کیا لطف پیار میں ہے

تیرے بغیر بے رنگ ہیں چہرے گلوں کے
زہر سا کوئی گھلا ہوا بہار میں ہے

جس ادا سے سادگی جان لیتی ہے
وہ کشش کہاں اس سنگھار میں ہے

نقش قدم چومتا اس کے نگر نہ جا پہنچوں
چن گیا وہ مجھے رسموں کی دیوار میں ہے

آیا ہے وہ آزمانے ساتھ رقیب کو لئے
ابھی کٹنی ضبط کی طاقت بیمار میں ہے

کیا عجب کہ ہیں غم زندگی میں اپنی
خار بھی تو الجھا دامن گلزار میں ہے

Marfat.com

سرابِ تمنا

سر عام لانا چاہے محبت کے فسانے کو
خدارا کوئی تو روکے شاعر دیوانے کو

یہ تو دکھانا چاہے زخم دل فگار کے
ملے گا موقع جگ ہنسائی کا زمانے کو

دیکھ کے چہرے کی گلفامی فدا یہ ہوا
وہ تو ایسے ہی آزما رہے تھے نشانے کو

ہے وہ آنسو برداشت نہیں کر سکتا
آ ھوں میں ساون لئے جاؤں گا اسے منانے کو

وہ تو آنکھیں ہی مدہوش لئے دیتی ہیں
مے تو ایسے ہی دھری پڑی ہے کھانے کو

میری غرقابی پہ روئے آج بھی آنکھ بھنور کی
دوست کوئی بھی نہ آیا مجھے بچانے کو

بے وفائی کا رونا روتے سبھی چلے گئے
احمد کوئی نئی بات لا تو سنانے کو

Marfat.com

خون دل دیں گے چراغ وفا کے لیے
مل جائے جو ہمسفر محبت کی راہ کے لیے

آسماں سے اتار لائیں گے چاند ہم
جان وفا تیرے کوچے کی ضیاء کے لیے

محبت کو جرم کہتے ہیں گر یہ جہاں والے
میرا بھی نام لکھ لو اِس سزا کے لیے

یہ دل جو دل سے تیری دید کا طالب ہے
سر راہ اٹھائی نہ نظر تیری حیا کے لیے

تصور میں تیری تصویر ہونٹوں پہ تیرا نام تھا
اٹھائے میں نے جب بھی ہاتھ دعا کے لیے

آیا ہے تیرے در پہ بڑی آس لے کر
دید کی خیرات ہی کافی ہے گدا کے لیے

رسم محبت کا تقدس پامال ہو گا احمدؔ
یوں رستے میں نہ چھوڑو خدا کے لیے

Marfat.com

دل پہ نشاں چھوڑنے والا
لبوں پہ فغاں چھوڑنے والا

جانے کس دیس ہے بسا
وہ میرا جہاں چھوڑنے والا

اب پچھتائے گا تو عمر بھر
یہ درد نہیں ناداں چھوڑنے والا

ہر گام زندگی کرے ہے ماتم
ہائے جواں ! جہاں چھوڑنے والا

ہر لفظ میں ڈھلے عکس یار
وہ سطر سطر نشاں چھوڑنے والا

وہ غیر سنگ ہے رخصت ہوا
مجھے خوش گماں چھوڑنے والا

وہی شاعر ترجماں ہے جذبوں کا
ہو لفظوں میں زباں چھوڑنے والا

Marfat.com

سلسلے پیار کے توڑو نہ خدا کے لیے
رشتہ جدائی سے جوڑو نہ خدا کے لیے

میں رستوں کی دھول میں کھو نہ جاؤں کہیں
سرِ شام سرراہ چھوڑو نہ خدا کے لیے

دل کے آنگن میں تیرے انتظار کا دیا جلے
آس کے گھروندے توڑو نہ خدا کے لیے

تمہارے لیے دنیا سے منہ ہم نے موڑ لیا
تمہی کہو ہم سے موڑو نہ خدا کے لیے

وہ جام و سبو جسکے سہارے میں جیوں
احمد میرے سامنے پھوڑو نہ خدا کے لیے

Marfat.com

سرابِ تمنا

زندگی سے پیار کرو پھر اس کا اظہار کرو
جہاں نفرت ہے وہاں پیار کا پرچار کرو
الفت کے جذبے سے دنیا کو سرشار کرو
غریب کے سر پہ لٹکتی نیام میں تلوار کرو
ہر دن سوگ میں ڈوبا اسے خوشیوں کا تہوار کرو

جو زندگی پہ ستم کرے سب اس پہ للکار کرو
شرم سے نفرت مر جائے پیش محبت کا کردار کرو
زندگی ہے کتنی حسین؟ دیدۂ الفت سے دیدار کرو
زندگی ہے اک دلہن ماند نہ اس کا سنگھار کرو
جسکی سوچ منافقت بانٹے اس پہ تم دھتکار کرو

بنو سفیر امن کے احمد دل جدل سے بیزار کرو

Marfat.com

تجھے دیکھ کر نہ مسکراتے تو اچھا تھا
تم سے نہ دل لگاتے تو اچھا تھا

اب جا رہے ہو دل میرا توڑ کر
میری زندگی میں تم نہ آتے تو اچھا تھا

تیری خاطر زمانہ دشمن کر لیا اپنا
تجھ سے دوستی نہ بڑھاتے تو اچھا تھا

اب جو ہر عید پر رہے گا انتظار تیرا
تیرے ساتھ اک عید نہ مناتے تو اچھا تھا

قسم خدا بڑا اعتبار تھا تیری وفا پر
تم یوں نہ مجھ کو رلاتے تو اچھا تھا

احمد ہر جائی تو نکلا سر جھکا میرا
عہد الفت جو تم نبھاتے تو اچھا تھا

Marfat.com

خوشیوں میں تو تھے برابر کے شریک
آج میرا غم بھی بٹاتے تو اچھا تھا

بھلا کے میرے زانو پہ سر رکھ کے سونا
رقیب کو زلفوں تلے نہ سلاتے تو اچھا تھا

جس دل میں گزاری بچپن سے جوانی تو نے
اس دل پہ خنجر نہ چلاتے تو اچھا تھا

رسم و رواج کو محبت کی راہ میں وار کر
رسم عاشقاں تم گر دہراتے تو اچھا تھا

بڑے شوق سے سجاتے پھر غیر کی سیج کو
پہلے زہر جو احمد کو پلا جاتے تو اچھا تھا

Marfat.com

الگ بیٹھا ہوں دنیا سے اور تیری یاد ہے
ویراں ہیں دل کی گلیاں اور تیری یاد ہے

میری آنکھوں سے عیاں ہے ماحول دل کا
اک صحرا ہے جو کانٹوں سے آباد ہے

میرے چہرے کی مسکراہٹیں ماند سی پڑ گئیں
یوں لگتا ہے۔ کہ ہر خوشی مجھ سے ناشاد ہے

تیرے جانے سے جا چکا موسم میری بہاروں کا
دل بیتاب مثل بلبلِ ہونٹوں پہ نالہ و فریاد ہے

دیکھ کر سوکھی پتیاں گلاب کی آنکھیں چھلک پڑیں
ہر رگ برگ گل میں درد کا جہاں آباد ہے

اک برگ بے وقعت تھا تو نے مجھے انمول کر دیا
زمانے کو تیری اس عطا سے کیوں عناد ہے؟

شب ہجر مجھے اپنے خالی پہلو کی قسم
تیری جدائی ہی میری بربادی کی بنیاد ہے

Marfat.com

مجھے تنہا چھوڑ کے جانے والے اتنا تو بتاتا جا
کیسے جینا ہے بچھڑ کے تجھ سے اتنا تو بتاتا جا

اب کون کرے گا میرے رخ پہ اپنی زلفوں کا سایہ
کس کا آنچل ہوا دے گا مجھے اتنا تو بتاتا جا

اب کس سے کروں گا میں اپنے دل کی باتیں
کون پونچھے گا آنسو میرے رخسار سے اتنا تو بتاتا جا

اب کس کے رخسار کا بوسہ بخشے گا سکوں دل کو
جام پیوں گا کس کی آنکھوں سے اتنا تو بتاتا جا

اب کس کی سانسوں کی بو مہکائے گی میرے من کو
کون سنائے گا پیار کے میٹھے بول مجھے اتنا تو بتاتا جا

☆☆☆☆☆

اجڑے ہوئے گلشن کے چناروں کی قسم
سانسوں میں تیری یادوں کی مہکار رکھتے ہیں

☆☆☆

Marfat.com

جب تو مجھ سے خفا ہوتا ہے
دل میں اک حشر بپا ہوتا ہے

تو روٹھے تو یوں لگے کائنات مجھے
پردیس میں جیسے راہی لٹا ہوتا ہے

یوں اٹھیں میرے سینے سے آہیں
جیسے گھر کسی غریب کا جلا ہوتا ہے

آغاز سفر میں جو کیا تھا وعدہ
دیکھیں کس رنگ میں وفا ہوتا ہے

جب تو روٹھے میں ہی مناؤں تجھے
تجھے منانے میں عجب مزا ہوتا ہے

تیرے ماتھے کی شکنیں رلا دیتی ہیں
تو گر نہ روٹھے تو کیا ہوتا ہے

تیرے لفظوں کے تیر لے لیں گے جان میری
یوں ہر لفظ تیرا زہر میں بجھا ہوتا ہے

Marfat.com

ہجر میں گزری ہوئی ساعتوں کا حساب دو
کیوں گئے ہو مجھے چھوڑ کر جواب دو

جانے کون صحرا پی گئے میری آنکھوں کے سمندر
میرے دیدۂ دریا کو پھر سے سیلاب دو

بچھڑ کر تجھ سے جینا ہے غضب کا جینا
جس سے ملے درد ہجر کا دارو وہ نسخہ نایاب دو

لوٹ آئے جس سے عید کا سماں دل میں
میرے ارمانوں کی نگری کو وہ ماہتاب دو

میں دیکھ رہا تھا جس میں اپنی آزادی کا منظر
او ظالم میری آنکھوں کو میرا وہی خواب دو

جس کے اس پار منتظر ہیں امید کی سوہنیاں
میرے تصور کی کشتی کو ایسا چناب دو

مجھے بس آرزو ہے جانے کیا ہے تیری خوئے کرم
کانٹے چاہے خوشیوں کے گلاب دو

Marfat.com

چھوڑ کر مجھے چل دیا کوئی خلوتوں کے درمیاں
جل رہا ہے تب سے بدن حسرتوں کے درمیاں

میرے زخموں کی ضیاء سے انہیں مل گئی منزل
میں بھٹک رہا ہوں آج تک راستوں کے درمیاں

تنہائی درد دل ' رتجگے اور نظر کو انتظار
خوش ہوں میں اس کی عنائتوں کے درمیاں

بچھڑا اک شخص کیا' میں خود سے بچھڑ گیا
کھو گیا ہوں میں کسی کی چاہتوں کے درمیاں

جس کا انتظار کروں پلکوں پہ دیپ سجائے
وہ شخص تو رہتا ہے میری دھڑکنوں کے درمیاں

لرزتے ہونٹوں سے جب اس نے خدا حافظ کہا
تب سے ہوں میں تنہائی کی قیامتوں کے درمیاں

Marfat.com

آنکھوں سے چھپ نہ سکی کہانی میری
ہے درد کی غماز اشکوں کی روانی میری

صدقہ ہے تیرے نام کا بچا کر کیا کرنا
تیری دہلیز پہ لٹ جائے گی جوانی میری

بند ہوا مجھ پہ تیرا در تو ڈر کیا
آخر کب کام آئے گی بے سروسامانی میری

تیرے شہر میں ہو گا میری حسرتوں کا مزار
اک شکستہ قبر ہو گی نشانی میری

گر مل جائے تیری محبت کا آب حیات
تو عمر ہو جائے گی طولانی میری

پلکوں کے پیچھے ہے عکس تیری تصویر کا
تیرے نام سے مسکرا اٹھے ہے زندگانی میری

تیرے سوا جو بساؤں دل میں غیر کو
ہو جاؤں میں کافر ختم مسلمانی میری

Marfat.com

یارو تمہیں کیا بتاؤں، کہ کیسی گزر رہی ہے
میرے تو خیال میں یہ زندگی نہیں ہے

زندگی تو نام ہے خوشی اور غم کے امتزاج کا
لیکن میری زندگی میں کوئی خوشی نہیں ہے

میرے لئے تو ہے یہ غموں کی اک اندھیر نگری
میرے نصیب میں خوشی کی کوئی چاندنی نہیں ہے

تمہاری یادوں کے چراغ جلے نہ ہوں جس میں
میری زندگی کی کوئی ایسی شب ڈھلی نہیں ہے

پھول سے جاتے ہوئے خوشبو یہ کہہ کے گئی
جدائی کی موت کسی سے کبھی ٹلی نہیں ہے

احمد یہ کس آس پہ دے دی تو نے اس در پہ دستک
جس در سے خیرات تجھے آج تک ملی نہیں ہے

Marfat.com

مت پوچھ تلخیٔ ایام میں کیسے گزارہ کرتے ہیں
چپ چاپ لوگوں کی ہر بات گوارا کرتے ہیں

بند ہوا مجھ پہ ان کا در تو کیا ہوا
کچھ لوگ اور بھی میرے سوا یونہی گزارا کرتے ہیں

کھلے ہوئے ہیں سدا در اپنے تصور خانے کے
ہم تو ہر چیز میں بس ان ہی کا نظارا کرتے ہیں

غنچوں نے سیکھ لیا ہے کانٹوں کے سنگ جینا
ہم بھی دکھ کو چھپانے کی خاطر خود کو سنوارا کرتے ہیں

وہ بھول کر بھی ہمیں بھول سکے نہ کسی طور
بغرض نفرت ہی سہی اب بھی ذکر ہمارا کرتے ہیں

زندگی گزارنے کا انوکھا ڈھب اپنایا ہے اب کے
آنکھ سے گرنے نہیں دیتے ہر اشک دل میں اتارا کرتے ہیں

Marfat.com

سوچ کے برش سے ذہن کے کینوس پہ تیری تصویر بنا لوں
خون دل سے جبیں، خون جگر سے رخسار سجا لوں

جس لمحہ اٹھیں قدم تمہارے میرے گھر کی طرف
تیرے قدموں تلے دل اپنا میں بچھا لوں

نیند کی دیوی نے پیغام دیا تیرے خواب میں آنے کا
آج سر شام ہی کیوں نہ آنکھ لگا لوں

کچھ اس طرح سے ڈال دوں الفت کی نئی طرح
اپنے خیال کو دلہا، تیری یاد کو دلہن میں بنا لوں

ابھی نہ ہٹا خدا کے لئے آنکھوں کے جام اے ساقی
نہیں ممکن تشنہ آنکھوں کی لمحوں میں پیاس بجھا لوں

Marfat.com

میں گلستاں تھا تیرے ہجر نے صحرا کر دیا
اٹھے درد کے طوفاں مجھے ذرہ ذرہ کر دیا

بکھرا پڑا ہے شہر کی گلیوں میں کچھ ایسے وجود
سارے شہر کے ماحول کو پُر درد فضا کر دیا

میرا دل جو اک قطرہ درد سے بانجھ تھا اس نے
کرم وہ کیے کہ میری ذات کو دریا کر دیا

ہجر کی گود میں سویا ہوں سر رکھ کے درد کے تکیے پر
مجھ خاک نشین کو کیسا یہ محمل عطا کر دیا

اتنی شدت سے بچھائے رکھیں تیری راہ میں آنکھیں
تیرے انتظار نے میری بینائی کو آبلہ پا کر دیا

مجھ کو تو ادھورے چاند کا دکھ کھائے جاتا ہے
جانے چاند کو کس کے دکھ نے گہن آشنا کر دیا

اپنی سانس سانس پہ تیرے نام کی مہر ثبت کر کے
اے جان محبت ہم نے حق اپنا ادا کر دیا

Marfat.com

اک نقشِ نا تمام ہوں مجھے مکمل کر دے
راہِ حیات میں مجھ پر سایہ آنچل کر دے

مدت سے پڑا ہوں کسی پیاسے صحرا کی طرح
اتنا برس کہ مجھ کو جل تھل کر دے

ہجر کی صدیاں بھول جائیں گی مجھے
عطا مجھ کو جو تو وصل کے پل کر دے

نفرت کی کڑھتی دھوپ میں اے جاناں
میرے ہر سو پیار کا بادل کر دے

تیری الفت میں جنوں کی حد تک پہنچ گیا ہوں
اتنی پیار کی شدت کہیں نہ مجھے پاگل کر دے

☆☆☆

(فرد)

دل کی دہلیز پہ آس کا دیا جلتا رہے گا
دھڑکنیں اسی کا نام لے کر پکاریں گی

Marfat.com

چند لمحے ملا اور کتنی لمبی داستانیں دے گیا
خاموش سازِ دل کے ہر تار کو تانیں دے گیا

سطر در سطر لکھتا ہی چلا جائے قلم میرا
تخیل کو الفاظ کی ایسی کانیں دے گیا

گوشہ تنہائی میں کبھی یہ سوچا ہے تو نے
اے محبت کون کون تیری راہ میں جانیں دے گیا

اپنے خون سے کر کے وضو تیغ سجدہ کس نے کیا
وہ کون تھا نوک سناں پر جو اذانیں دے گیا

جس مٹی میں ملا اس کا لہو خاک شفا ٹھہری
اے خاک مقتل تجھے کتنی بڑی شانیں دے گیا

Marfat.com

سرابِ تمنا

یہ سرو و سمن آپ کے یہ کوہ و دمن آپ کے
یہ فضائیں آپ کی یہ گھٹا و گگن آپ کے
یہ بہاریں آپ کی یہ گل و چمن آپ کے
یہ شاخیں آپ کی یہ نشیمن آپ کے
یہ لمحے آپ کے یہ وقت و زمن آپ کے
یہ باتوں کی شیرینی یہ میٹھے دہن آپ کے
یہ جان آپ کی یہ تن من آپ کے
ہم ہیں سر تاپا پیارے سجن آپ کے
مدت سے منتظر اجڑے آنگن آپ کے
لاکھ ہیں کیے میں نے جتن آپ کے
پورے نہ ہوئے دیئے وچن آپ کے
ہوئے پہنچ سے دور ہائے ! وطن آپ کے
یہ سانسوں کی ڈوریاں یہ دل و دھڑکن آپ کے
ہر گلی میں چرچے اہل حسن آپ کے
دل ٹوٹ گیا دیکھ کر ماتھے پہ شکن آپ کے

Marfat.com

تیری تصویر میں رنگ بھروں اے حور غزل
سجا جاؤں تیرے عارض و رخسار دے کے خون دل

تیرے لفظوں کے قافلے ٹھہرتے ہیں بن کے مہماں
حاضر ہے ان کے واسطے تخیل کا حسیں محل

تو ہوئی جواں جانے پی کے کتنوں کا خون جگر
اے نازنیں لڑکھڑاتے لڑکھڑاتے گئی تو سنبھل

امیر خسرؔو نے کٹی انگلیوں سے کینوس پہ کھینچی جو لکریں
اک حسیں نقش بن کے ابھرا صورت غزل

ولی دکنیؔ نے سنوارا تیری زلف دراز کو
سراج دکنیؔ نے تیری آنکھ میں لگایا کاجل

آبروؔ آرزوؔ فغاںؔ تاباںؔ مظہر جانِ جاناں نے کی عرق ریزی
سوا ہو گئی ہر شے سے تیرے سراپا کی سجل

شاہ حاتمؔ مرزاؔ و سوداؔ جیسے استادوشاگرد کی کاوشیں
تیرے لہجے کی شیرینی میں بھر گئیں رنگِ تغزل

Marfat.com

جب چلی تو میرؔ و دردؔ کی پکڑ کر انگلی
دل لوٹ لوٹ لیتا تھا تیری کمر کا بل

مصحفیؔ، انشاءؔ، جراتؔ سے جو آنکھ تیری لڑی
تیرے غمزۂ ناز نے کیے بیقرار پہلو میں دل

خونِ فکرِ غالبؔ جو آتا نہ کام تیرے
ملتا نہ شاید ہمیں یہ تیرا حسن اصل

ذوقؔ داغؔ و مومنؔ کا ایماں تو نے لوٹا
حسرتؔ، یگانہ و فانیؔ وحافظ کو ہے تیری تمنائے وصل

اصغرؔ و جگرؔ کے بعد اقبالؒ ہوئے تیرے دیوانے
تیرے زُعم حسن و شباب نے بنا دیا تھا تجھے چنچل

وہ لہو و لعب کی آلائشوں سے دور تجھے لے گیا
ماحول خودی و پاک فطری میں بسا کر دیا محل

وہ یورپ کی تہذیب لوگ سمجھے جسے قند
بتلا گیا وہ ہے زندہ قوموں کے واسطے زہرِ ہلاہل

Marfat.com

فیضؔ، قتیلؔ وشکیلؔ نے کنگن تجھے پہنائے
حفیظؔ ناصرؔ ندیمؔ نے سلجھائے تیری زلفوں کے بل

منیرؔ نیازی مشک وعنبر تجھ پہ ہے چھڑکے
متینؔ مختارؔ و اطہر جلائیں تیری محفل میں صندل

ہوا ہوں میں بھی دیوانہ تیرا نقش پا کھوجتے
سونپ شب وصل ختم ہو نہ جائیں یہ پل

مہک مہک جائے میرا دیوارودر تیرے وجود سے
نفرتوں کی دھوپ میں ملے تیرا سایہ آنچل

میرے خون سے ہو تیرے ہاتھوں کا رنگ حنائی
میرے ہاتھ میں ہو تیرا ہاتھ جب آئے اجل

Marfat.com

تنہا بیٹھا باتیں کرتا ہوں تیری تصویر سے
چھین لوں گا ایک دن تجھے تقدیر سے

تیرا پیار بن چکا ہے، اب میرا مقدر
تیرا عکس کون مٹائے گا ہاتھ کی لکیر سے

محرومیوں کی دولت سے مالا مال ہو جب
کیا چھینوں گے پھر تم اس فقیر سے

تیری زلف کے دام میں الجھا ہے دل
اب نہ ہو گا رہا تیری زلف زنجیر سے

گرا دو اب نفرتوں کی یہ دیوار احمدؔ
اچھی نہیں بے رخی محبتوں کے سفیر سے

Marfat.com

ہجر کے صدمے سہہ نہیں سکتا
بچھڑ کے تجھ سے رہ نہیں سکتا

وقت نزع ہے آ لے خبر میری
کب نکل جائے دم کچھ کہہ نہیں سکتا

موت سے مانگ لوں گا چند لمحے
اس سے زیادہ کچھ کہہ نہیں سکتا

میرے اشکوں کو پونچھو اپنے آنچل سے
تمہارے نام کا موتی خاک پہ بہہ نہیں سکتا

تمنا ہے کہ تیرے قدموں میں دم نکلے
لطف قدم بوسی لفظوں میں کہہ نہیں سکتا

Marfat.com

کھو کر مجھے تو پچھتائے گا بہت
ہجر میرا تجھے تڑپائے گا بہت

میرے بعد کون منائے گا تجھے
میرا کہا تجھے رلائے گا بہت

مجھے ٹھکرانے سے پہلے سوچ لو
تنہا جینا دشوار ہو جائے گا بہت

تو بھلا نہ سکے گا میری وفا کے انداز
میرا پیار تجھے یاد آئے گا بہت

میرے بعد کرے گا تو دیواروں سے باتیں
ویراں کمرہ تجھے ڈرائے گا بہت

میری یادوں سے کرے گا دیوانہ وار باتیں
میری تصویر کو سینے سے لگائے گا بہت

چھن جائے گا تیرے ہونٹوں سے تبسم
تو اندر سے بکھر جائے گا بہت

Marfat.com

بھول جائیں گی تیری زلفیں سلجھنے کا فن
لوگوں سے پھر تو کترائے گا بہت

لوگ پوچھیں گے ویراں چہرے کی بابت
اشکوں کا سمندر چھلک جائے گا بہت

باتوں باتوں میں کرے گا تو ذکر میرا
میرا نام سر زبان آئے گا بہت

میری زندگی کو تاریک بنانے والے
میرے مزار پہ تو دیا جلائے گا بہت

میرا کھونا تیرے واسطے ہو گا اک قیامت
میرے بعد تو تنہا رہ جائے گا بہت

دیکھتے رہ جاؤ گے تم قدموں کے نشاں
جانے والا دور چلا جائے گا بہت

Marfat.com

ویراں ہے فضا ہر سو اداسی چھائی ہے
نم ہوئیں پلکیں یہ کس کی یاد آئی ہے

کیوں روتا رہتا ہے تو بیٹھ کے سحر تک
یہ کس کی خاطر نیند آنکھوں کی گنوائی ہے

میں تو سمجھا تھا کہ لوٹ آئے ہیں جانے والے
تو نے تو جا کر میری قسمت میں لکھ دی جدائی ہے

پیمان وفا مجھ سے توڑ کے جانے والے
یہ تو نے اچھی رسم وفا نبھائی ہے

بھول گیا تو ہاتھ قرآں پہ رکھ کر یہ کہنا
تیری محبت میں میری ساری خدائی ہے

نازاں نہ ہو دیکھ کے اپنے ہاتھ کا رنگ
یہ تو کسی کے خون ارماں سے حنائی ہے

Marfat.com

آدمؑ وحواؑ کے افتراق سے ہوا یہ واضح
ہر دو کی قسمت میں لازم یہاں جدائی ہے

آتا نہیں پھر لوٹ کے گزرا ہوا جوبن
کب ہر ماتھے پہ رقم شکن زلیخائی ہے

آؤ پھر سے باندھ لیں پیمانِ وفا اے بلبل
گلشن میں پھر لوٹ کر بہار آئی ہے

ہم جوڑنے والے ہیں توڑتے نہیں کسی سے ناطہ
یہ صفت ورثہ میں اسلاف سے پائی ہے

میرے کشکول میں ڈال دے خیرات محبت
بڑی آس سے تیرے در پہ صدا آج لگائی ہے

Marfat.com

کیا گزرتی ہے جب کوئی عاشق ناکام ہو جائے
حسرتوں کے ساحل پہ زندگی تمام ہو جائے

جل کے راکھ ہو جائیں سب خوابوں کے محل
خوشیوں کے دن کی رستے میں شام ہو جائے

محبت کے چاند کو لگ جائے نفرت کا گہن
زندگی مثال میخانے کا خالی جام ہو جائے

دم توڑ دیں جب سر راہ انتظار کی شمعیں
ہر دعا ہر التجاء ہر منت ناکام ہو جائے

کیا خبر تھی کہ ایسا بھی آئے گا زمانہ
خود سے چھپاتے تھے جسے وہی بات سر عام ہو جائے

مانگے ہیں اس نے خط اور تصویریں واپس
اسے ڈر ہے کہیں نہ عشق میں بد نام ہو جائے

ہم نے کانٹوں پہ گزار دی اس آس پہ زندگی
کتاب عشق میں شامل اپنا بھی نام ہو جائے

Marfat.com

سراب تمنا

میری زندگی میں شامل بس تیرا نام ہو جائے
پھر چاہے میری زندگی کی شام ہو جائے

اک بار پلا دے مجھے حسن کے میخانے سے
ہونٹ تیرے مینا' آنکھ تیری جام ہو جائے

اس ڈر سے دل کی بات زمانے سے چھپا رکھی ہے
تو ہے شبنم سے پاکیزہ کہیں نہ بد نام ہو جائے

پھول تو کچھ بھی نہیں گر خوشبو نہ ساتھ ہو
میری سانسوں میں ہو جا شامل پھول یہ تمام ہو جائے

بن کے شبنم میرے رخساروں پر پڑو خدا کیلئے
میری ہر اک دھڑکن پھر تمہاری غلام ہو جائے

آرزو ہے کہ ملے جس گھڑی تم سے نظر
وقت کی گھڑیوں کا اس گھڑی قیام ہو جائے

لکھ دو میرے نام ساتھ اپنا نام تم کبھی
میری بے نام زندگی کا بھی اک نام ہو جائے

الٰہی !ہمت دے اس کو راز دل بتا سکوں
یا پھر اسے میری محبت کا الہام ہو جائے

Marfat.com

میرے خوابوں میں حقیقت کا رنگ بھر دے کوئی
میری اجاڑ دنیا کو شاد کر دے کوئی

میرے خوابوں کی تعبیر ہے جو شخص
اسے میرا مقدر کر دے کوئی

اک مدت سے میرا بھیس ہے فقیروں جیسا
میرے خالی کشکول میں دید کی نذر دے کوئی

ایک صورت ہی بھلا دے صورتیں تمام
میری بصارت کو ایسی نظر دے کوئی

میرے نصیب میں بھی ہوں عید کی بہاریں
میرے مقدر کی رات کو ایسا قمر دے کوئی

تا حشر جس کی پھوٹے نہ سحر میری وفا کے بدلے
مجھے ایسی شبِ وصل عطا کر دے کوئی

Marfat.com

تیرے انتظار میں آنگن سنوار رکھتا ہوں
ناداں ہوں خزاں میں امید بہار رکھتا ہوں

ملنا ہوتا تو بچھڑے ہی کیوں تھے ہم
دیوانہ ہوں کب اتنی سوچ و بچار رکھتا ہوں

میرا ہر لمحہ تیرا منتظر اتنی شدت سے
پنے تصور میں تیری پائل کی جھنکار رکھتا ہوں

تیری دستِ تحریر کو پڑھتا ہوں سمجھ کر عبادت
اپنے ماحول میں تیری سانسوں کی مہکار رکھتا ہوں

ہے کسے فرصت کہ سنے وہ حال دل میرا
ورنہ سنانے کو داستانیں ہزار رکھتا ہوں

تارے گننا ' رستہ تکنا یہ مشق سخن احمد
جی بہلانے کے طریقے بے شمار رکھتا ہوں

Marfat.com

دل میں ابھی کچھ ادھورے ارماں باقی ہیں
ہونٹوں پہ تیرے رخساروں کے نشاں باقی ہیں

بجلیوں کے ڈر سے چمن چھوڑ گئے طیور بے نوا
شاخوں پہ کچھ اجڑے ہوئے آشیاں باقی ہیں

چپ چاپ محو انتظار کھڑے ہیں سر شام درخت
بچھڑنے والوں کی واپسی کے کچھ عنوان باقی ہیں

دور کسی دیوار پر ٹمٹما رہا ہے انتظار کا دیا
جہاں لوگ سو رہے ہیں آرام سے شبستاں باقی ہیں

دل کھول کے دیتے ہیں ہیر جو درد کی دولت
اس زمانے میں ایسے بھی مہرباں باقی ہیں

جہاں سے آزادی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی مقیدؔ کو
راہ الفت میں کچھ ایسے بھی زنداں باقی ہیں

Marfat.com

جنکی دیواریں ترس رہی ہیں اپنے باسی کو
میرے آباد شہر میں ایسے بھی مکاں باقی ہیں

جن کی زبانیں ہیں صداقت کی حامی سدا لیے
اس دھرتی پہ ایسے بھی اہلِ زباں باقی ہیں

محبت کے دشمن رسوا ہوئے ہیں ازل سے
جو کٹ جائیں وفا کی خاطر وہ فخرِ زماں باقی ہیں

یار کی خاطر جو گھر بار لٹا دیں اپنا
سنگدلوں کی بستی میں وہ جانِ جاناں باقی ہیں

کسی کے درد کو جان سکے نہ اپنا درد کبھی
بے درد دنیا میں ایسے بھی بے حس حیواں باقی ہیں

تنگ روی زمانہ سے دل برداشتہ نہ ہو احمؔد
خدا سلامت رکھے انہیں وفا کے قدر داں باقی ہیں

Marfat.com

روزنِ در سے دیکھ در پہ کون کھڑا ہے
کسی بے نوا پہ وقت آن پڑا ہے

چہرے کی وحشت یہ عکاسی کرتی ہے
ہر ستم سے بے دھڑک زمانے میں لڑا ہے

درد کی کان کا ہے کوئی انمول نگینہ
غم کی انگوٹھی میں مہارت سے جڑا ہے

حالت بسمل کی دیکھی نہ جائے اب تو
ناوک کسی کے نین کا یوں دل میں گڑا ہے

یقیناً پھر کسی نے عشق کو آزمایا ہے
سوہنی ہے چناب کنارے ہاتھ میں کچا گھڑا ہے

Marfat.com

آتشِ ہجر تو اشکوں سے بجھائی نہ گئی
یہ ہی اک بات دل کو سمجھائی نہ گئی

ہم تو آزمائش محبت میں جاں بھی لڑا دیں
ان کی مگر خوئے بے وفائی نہ گئی

اشکوں نے بیاں کر دی سر محفل
جو بات زباں سے سنائی نہ گئی

میرے اُجڑے ہوئے آنگن میں کچھ بھی نہیں
درودیوار سے لپٹی ہوئی تنہائی نہ گئی

تیرے گاؤں کے سارے رستے متغیر ہو چلے
ان سے دل کی مگر آشنائی نہ گئی

Marfat.com

اپنے دامن سے میرے چہرے کو ہوا دو کبھی
بکھری ہوئی ہیں میری زلفیں سلجھا دو کبھی

میں تا حشر یہ تمہارا احسان نہ بھولوں گا
میرے اصرار پہ اثبات میں سر ہلا دو کبھی

موت کی سرحد سے بھی لوٹ آؤں گا میں
پیار کے لہجے میں اک بار صدا دو کبھی

کافر ہوں جو چھوؤں کنی، اور میں ساغر کو
جام اپنی آنکھوں سے اک بار پلا دو کبھی

زمانے کے ماتھے پہ نفرت کی برف جمی ہے
بوسے کی حدّت سے اسے پگھلا دو کبھی

تیرے لبوں سے میں خود بخود ہی ادا ہو جاؤں
ملن کی دعا کیلئے تم جو ہاتھ اٹھا دو کبھی

تیرے بعد تو میں نے سو کر دیکھا ہی نہیں احمدؔ
ہو سکے تو مجھے تھپک کر سلا دو کبھی

Marfat.com

ہر لفظ درد کی تشہیر ہوا چاہتا ہے
ہر درد میری تقدیر ہوا چاہتا ہے

تیرے تصور میں کھو کر جب لکھنے بیٹھوں
ہر شعر تیری تصویر ہوا چاہتا ہے

اہل حسن تمہاری بستی میں خدا شاہد
اظہار محبت میری تقصیر ہوا چاہتا ہے

بیوفاؤں کی بستی میں یوں دھڑکنوں نے ماتم کیا
خونِ دل آنکھ کا نیر ہوا چاہتا ہے

خواب میں دیکھا چمن کیا میری آنکھ نے
کانٹوں بھرا صحرا میری تعبیر ہوا چاہتا ہے

دم گھٹنے لگا ہے دل میں آرزوؤں کا
شاید پھر زنداں کوئی تعمیر ہوا چاہتا ہے

جس لہجے نے بیماروں کی مسیحائی کی
وہ لہجہ میرے لئے تیر ہوا چاہتا ہے

Marfat.com

تیرے چہرے پہ چھائی سرخی حیا کی
مئے ساغر میں جیسے کسی نے ہلا دی

تیری نظر نے محفل پہ ایسا سحر طاری کیا
یوں لگے فضا کو مئے کسی نے پلا دی

یوں لگا جیسے پہلو میں کوئی دل ہے مسلے
حیا سے کنی دوپٹے کی جب دانتوں تلے دبا دی

اب تو یہ بجھنے کا نام ہی نہیں لیتی
سینے میں جو تو نے اک آگ ہے لگا دی

دل بھی تُو نے لوٹا ؛ سکوں بھی تُو نے چھینا
اُلٹا تڑپنے کی سزا بھی مجھے سنا دی

کبھی تو بھول پڑو میرے گھر کا رستہ
تمہاری راہگزر دل کے ٹکڑوں سے ہے سجا دی

پھوٹ رہی تھیں جس پہ آرزو کی کلیاں
وہ دل کی ٹہنی ہی کسی نے جلا دی

Marfat.com

شراب وحدت پئے بیٹھا ہوں
''اک'' تصویر آنکھوں میں لئے بیٹھا ہوں

مجھے تو جہاں کی خبر نہیں کوئی
''اُسی'' کا تصوّر کئے بیٹھا ہوں

دو جہاں کے راز مجھ پہ عیاں
بظاہر میں لب سیئے بیٹھا ہوں

مجھ سے آپ کیا مانگتے ہیں
سب کچھ ''اسے'' دیئے بیٹھا ہوں

میں تو ہوں کب کا مر چکا
اب کسی اور صورت جئے بیٹھا ہوں

---(1شعر)---

اپنے گھر سے تیرے کوچے تک کا سفر
میری یادوں کی کل متاع عزیز ہے

Marfat.com

ہو گئے بسمل جو تیری یادوں کے سہارے زندہ ہیں
موت کے پاس اور زندگی کے کنارے زندہ ہیں

گو آنکھوں کی بینائی میں وہ پہلی سی چمک تھیں باقی
نیم مردہ آنکھوں میں تیرے ہاتھوں کے اشارے زندہ ہیں

لفظوں کی سیاہی کچھ ماند سی پڑ تو گئی ہے لیکن
ہر خط میں حرف حرف وہ بس تمہارے زندہ ہیں

ماضی کی یادوں سے رہائی پاؤں میں کیونکر یارو
ذہن کے پردے پر الفت کے نظارے زندہ ہیں

کہا کر قسمین احمد جنہیں تم تنہا چھوڑ گئے تھے
کبھی پوچھا ہے وہ مر گئے ہیں یا بیچارے زندہ ہیں

☆☆☆☆

پلکوں کے پیچھے آنسو تھم گئے ہیں مدت سے
تیرے بعد کوئی کندھا ہی نہ ملا بھگونے کو

Marfat.com

کب تک زندگی سہاروں کے سہارے گزرے
کچھ بے زباں سے اشاروں کے سہارے گزرے

اپنے تو پاؤں میں ہجر کے کانٹے ہی رہے چُبھتے
خوشا! آرام سے گزرے جو بھی لمحے تمہارے گزرے

دل کے کوہ قاف میں کھڑی ہیں آرزو کی پریاں
غم کا دیو نہ خدارا اس دوارے گزرے

شدت کرب سے میری چیخ نکل گئی اُس گھڑی
جب تصور سے تمہارے ساتھ گزرے نظارے گزرے

آئے تھے صاف دامن اب ہیں تہمتوں کے نشاں
اے عشق تیرے کوچے سے یہ کون بیچارے گزرے

Marfat.com

پیار ' بیقرار دل نے قرار کے لئے
جب سے پیار کیا ترسا ہے قرار کے لئے

تجھ سے تو اک وعدہ نبھایا نہ گیا
وہاں دنیا بنا دی کسی نے دلدار کے لئے

وہی پھول تھا سارے چمن کی جان
توڑا جو تو نے زلف کے سنگھار کے لئے

یہ نفرتوں کا بیج تو شیطان نے ہے بویا
خدا نے بنائی ہے دنیا پیار کے لئے

کیا غضب کیا چمن کسی کا اُجاڑ ڈالا
فقط اپنے آنگن کی بہار کے لئے

تیرے ہاتھ کا لمس جو ساتھ پہنچے گا
اک تحریر کافی ہے بیمار کے لئے

کوئی تو میرے بچھڑے یار سے کہہ دے
آنکھیں ترس گئیں ہیں دیدار کے لئے

Marfat.com

رسم عاشقاں ہم سے دُہرائی نہ گئی
یہ جان در جاناں پہ لُٹائی نہ گئی

اک بار تو ماںؔ جان کا نذرانہ محبت
یہ آرزو دل سے چھپائی نہ گئی

خون کی سرخی کے بنا ہر دور میں یارو
داستانِ عشق صفحہ زیست پہ جائی نہ گئی

پاؤں کے چھالوں سے ریت کے ذروں پر کسی نے
کہانی جو لکھی وقت کی آندھی سے مٹائی نہ گئی

اک بار جو عشق میں ویران ہوئی آج تلک
پھر کسی سے زلف وہ سلجھائی نہ گئی

ہر بار ہی ٹوٹا ہے آس کا کاسہ اُن کی گلی
اک دل ہے کہ اس کی خوئے گدائی نہ گئی

مُراد دل کاسہء غیر میں پڑتے جو دیکھی میں نے
کٹ گئے ہونٹ مگر چیخ دبائی نہ گئی

Marfat.com

چھوڑ کر چمن چلی گئی مجھے بھول کے
وہ تتلی لیتی رہی بوسے کسی اور پھول کے

چمن در چمن پھرا میں اسکی تلاش میں
ہنس ہنس کر سہے پاؤں میں کانٹے ببول کے

جسکی شباہت بھلی لگی اسی پہ مچل گئیں
ہوتی نہیں یہ تتلیاں ماتحت کسی اصول کے

جس نے بھی اپنے لب ہیں وا کئے
ہوئی یہ روانہ رس اُس کا وصول کے

پوروں پہ رہ جائے گا رنگ داغِ ندامت کی طرح
کسی تتلی کی چاہ نہ کرنا تم کبھی بھول کے

-----☆☆☆-----

وہ خود تو تتلیوں کو لئے گھومتا رہا
اور مجھ کو خط میں لکھتا رہا انتظار کر

(نوشی گیلانی)

Marfat.com

اے شہر یارِ وطن دست بستہ میری التماس ہے
کیا آپ کو اس بات کا ذرا بھر احساس ہے

خدا نے آپ کو ہماری جو حکمرانی ہے بخشی
ہمارے سروں پہ مسلط کیوں غربت و افلاس ہے

ڈر ہے کہ ہاتھ سے چھوٹے نہ اَدب کا دامن
میرے قلم کو آپکے معیار کا پاس ہے

تیرے دور میں تاریکی ہمارا مقدر ٹھہری
ہر چہرے پہ رقصاں یہاں حُزن و یاس ہے

سر شام ہی سہم سی جاتی ہیں شہر ی گلیاں
خوف کا دیو کوئی رہتا یہی آس پاس ہے

گلِ چمن کے لبوں سے مسکان چھن گئی ہے
مدت ہوئی گلستاں سے روٹھی خوشیوں کی باس ہے

Marfat.com

دیار غیر کا شکاری تیری "فاختہ" کا نشانہ لئے ہے
چشم غزال سے بھی ٹپکتا ہر لحہ خوف و ہراس ہے

مائیں بچوں کو بہلاتی ہیں پتھر اُبال کر
نادانوں کو پتھروں کے پگھلنے کی آس ہے

تیرے سینے کا پتھر بھی پگھل جائے اب کے شاید
پونچھتا اب تو قلم کے آنسو دامنِ قرطاس ہے

اے کاش دلائے تجھے عبرت گر تو غور سے دیکھے
تیرے محل کے لان میں سوکھی پڑی جو گھاس ہے

رُت بدلتے ہی تیرا ضمیر بدلا اے طوطا چشم
اپنے وعدوں کا تجھے رہا نہ ذرا بھر پاس ہے

گر طبع نازک پہ گراں نہ گزرے تو کہوں
تجھے کرسی کی بھوک ہے اقتدار کی پیاس ہے

چھپا لو یورپ کی ناپاک نگاہی سے شبابِ آزادی کی سیتا کا
ورنہ لوگ سمجھیں گے بے حیا اس سیتا کا داس ہے

Marfat.com

آرزو ہے کہ صفحۂ دل پہ تیرا نام لکھ لوں
زخمی خواہش کے رِستے لہو سے لفظ سلام لکھ لوں

تیری یاد میں تنہائی کے چند ثمحے ملیں جس گھڑی
قفسِ قالب میں قید دل کی اضطراری تمام لکھ لوں

صحرائے ستم میں بہارائے کرم سے مانگ کر سخُن کی کلیاں
اور تیرا نام کر کے شامل بیاضِ دل میں تازہ کلام لکھ لوں

سوچنے بیٹھوں جب تجھے روانی یہ سانسوں کی شور کرے ہے
تیری یاد میں مدغل ہر شے سے رشتہ اختتام لکھ لوں

تیرے انتظار میں اشکوں کے دیپ میں جلاؤں
اپنے نصیب میں تیرا انتظار میں دوام لکھ لوں

تھکن سے بوجھل پلکیں رسوا نہ ہو جائیں سرراہ
پلیز آ جاؤ ہوا کے دوش پر یہ پیغام لکھ لوں

تیرا آخری آخری نقشِ پا تازہ ہے میری دہلیز پر
چھوڑ کر عبادتیں سبھی اس نقش کو سجدے کا مقام لکھ لوں

Marfat.com

عشق یوں زندگی کو نکھار دیتا ہے
جیسے پھول کوئی زلف کو سنگار دیتا ہے

تیری نظرِ کرم سے مجھ افسردہ کا ہوا یہ حال
جیسے منعم کوئی یتیم کو پیار دیتا ہے

جس نے چاہ نہ کی ہو آج تک گلاب کی
اُسے کیا پتہ کتنا مزا یہ خار دیتا ہے

میں تو اپنی اَنا کے خول میں ہوں بند پڑا ہوا
یہ کون دَر پہ دستک بار بار دیتا ہے

بازارِ میں حُسن کی قیمت ہے سوت کی۔ اَٹی
ہے دلِ عاشق جو وار جانیں ہزار دیتا ہے

یوں تو مجھ پہ پڑیں دن میں نگاہیں ہزار یارو
ملے وہ نگاہ کہ جس کا غمزہ روح کو قرار دیتا ہے

آج بھی سینہء صحرا پہ نقش ہیں نقش پا سسی کے
صدقِ عشق عاشق کو ایسا وقار دیتا ہے

Marfat.com

افسانے اپنی الفت کے قریہ قریہ عام ہوئے
شبنم سے پاکیزہ دامن ناحق ہی بدنام ہوئے

رقیبوں کے حسد نے یوں ہمیں یکجا کر دیا
ایک زباں پر دنیا میں ہم دونوں کے نام ہوئے

دیکھی عجب رسم ہے یاروں کی محفل میں
پھینک دیئے ہیں جب جب خالی جام ہوئے

زخمی ہوئے پَر لیکن رہائی نہ ملی
فریب دانہ میں اِک بار جو تہہ دام ہوئے

دن تو کٹ جائے گا آدمیوں کے حَبس میں
کہاں جائینگے بے گھر مسافر شام ہوئے

Marfat.com

دل تیری یاد سے غافل تھا نہ ہے نہ ہو گا
اس کے سوا زندگی کا حاصل تھا نہ ہے نہ ہو گا

وہ اِک نقش کہ جس میں رنگ بھرنا ہیں باقی
تیرے پیار بنا کامل تھا نہ ہے نہ ہوگا

اپنے ہی ہاتھوں سے جو اپنی کشتی چھید ڈالے گا
اس کے نصیب میں ساحل تھا نہ ہے نہ ہو گا

بھرے جہاں میں جو ہے تیری دُعاؤں کا محور
تُو اس کی دعا میں شامل تھا نہ ہے نہ ہو گا

لوگ تو کہتے ہیں دل کسی طور مانتا نہیں
تیرے جیسا حسین میرا قاتل تھا نہ ہے نہ ہو گا

میرے حال پر جو ہنسے انہیں ہمدرد سمجھا
مجھ جیسا بھی کوئی پاگل تھا نہ ہے نہ ہو گا

Marfat.com

کیسے بھولے ہو جو عہدو پیماں کئے تھے
گواہ تارے شجر اور بیاباں کئے تھے

میری آنکھوں نے کان لگا کر تھے سُنے
وہ اشارے جو تُو نے خاموش زباں کئے تھے

ابھی تک ہے وہاں رچی خوشبو اپنے پیار کی
گاؤں کے پرانے کھنڈر جو مکاں کئے تھے

تیری مشقِ ستم کو ملے پُختگی شاید
دل کے جذبے پال کر جواں کئے تھے

چُھپ گئے ہیں بد گمانی کی ردا میں
تیرے بارے جتنے بھی نیک گماں کئے تھے

قرینے سے سجا کے آرزوئے دل کی کلیاں
ہم نے تیرے رستے گلستاں کئے تھے

جا بجا ڈھونڈتی ہے اب اپنی نظر اُنہیں
جو لوگ کبھی دل کے مہماں کئے تھے

Marfat.com

مجھ سے جو پوچھے کوئی میں کیا چاہتا ہوں
انہی شعروں میں غزلوں میں بقا چاہتا ہوں

کرم کے طور پر زخم ہیں جو عطا ہوئے
کسی چارہ گر سے ان کی دوا چاہتا ہوں

تیرے ایوانِ عدل میں ہے یہ اعتراف مجھے
محبت ہے میرا جُرم اور سزا چاہتا ہوں

ہے یہ میرا ایماں تیرے خزانے ہیں سدا بھرے
میں اپنے کاسے میں ڈھیروں وفا چاہتا ہوں

مر کر حرف حرف میں ڈھل جاؤں میں
لفظ لفظ میں چھوڑ اپنی صدا چاہتا ہوں

نفرت کے اندھیرے ہیں میرے چار سُو
راہِ حیات میں محبتوں کا دِیا چاہتا ہوں

Marfat.com

جلا کر وجود اپنا میں سرِ عام رکھ دوں
جہاں بھر میں میں تو ضیاء چاہتا ہوں

میں تجھ سے اور کچھ نہیں مانگتا اے دُخترِ ملت
تیرے سر پہ رِدا آنکھ میں حیاء چاہتا ہوں

کچھ درکار نہیں تیری اس دنیا سے خدایا
میں اپنے حق میں ماں کی دُعا چاہتا ہوں

Marfat.com

زیرِ زمیں چاہے دبا دو مجھے
یا کر کے قتل تم جلا دو مجھے

میں لفظ لفظ للکاروں گا تجھے
صفحۂ زیست سے چاہے مٹا دو مجھے

دبنے نہ دوں گا میں سچ کی گرج
سرِعام سرِدار چڑھا دو مجھے

تمہاری نیندیں اُچاٹ کر جاؤں گا
چاہے موت کی نیند سُلا دو مجھے

تیرے ایوانوں کو ہلا کے رکھ دوں گا
کسی دیوار میں چاہے چنوا دو مجھے

سچ بات کا ہوں میں مجرم
ہمت ہے تو کوئی سزا دو مجھے

ظالم کی ہمنوائی خلافِ فطرتِ حسینؑ ہے
میری درسگاہ ہے کربلا آؤ جھٹلا دو مجھے

Marfat.com

رات نیند میں اِک خواب دیکھا
اپنے آنگن میں اُترا ماہتاب دیکھا

دو آنکھیں تھیں کوئی شربتی سی
جن میں رقصاں رنگِ شراب دیکھا

چاند بھی جس سے شرما جاتا ہے
اسکو میں نے بے نقاب دیکھا

حُسن کی گلیوں میں بن کے بھکاری
میں نے پھرتا ہوا شباب دیکھا

کہیں لٹتے دیکھے وفا کے قافلے
اور صحرا میں جلتا ہوا گلاب دیکھا

حدِت قرب سے بدن پگھلنے لگا پھر تو
جب سوا نیزے پہ وہ آفتاب دیکھا

اپنی بستی تو ہے بوند بوند کو ترسی
غیر کی بستی پہ برستا سحاب دیکھا

Marfat.com

یہ دل تجھ پہ فدا یہ جان تیرے صدقے
میرے دونوں جہان میری جان تیرے صدقے

میری خوشیاں تیرے قدموں پہ نچھاور
میرے ہونٹوں کی مسکان تیرے صدقے

تو وہ قدرت کا کرشمہ ہے کہ جس پر
گلشن بھی فدا اور بیابان تیرے صدقے

تجھے دیکھا تو خدا پہ یقین محکم ہوا
میری نماز تو ہے میرا ایمان تیرے صدقے

ہر آرزو کو ہے ہر لحہ تیری آرزو
حسرتیں تجھ پہ فدا ارمان تیرے صدقے

تیری یاد جب بھی درِ دل پہ دستک دے
ہر دھڑکن کہے دل کے مہمان تیرے صدقے

Marfat.com

تیری یاد کے جگنو میری آس بندھائے رکھتے ہیں
تیری آس پہ ہم آنگن کو سجائے رکھتے ہیں

شاید کسی شام تو بھول پڑے میرے گھر کی راہ
ہر شب تیرے انتظار میں دیپ جلائے رکھتے ہیں

جانے کس گھڑی ہو جائے اپنے ملن کی دُعا پوری
یہ سوچ کے ہر دم ہاتھ اُٹھائے رکھتے ہیں

میرا خدا ہے گواہ انہوں نے پالی فلاح
اس دور سے جو دامن کو بچائے رکھتے ہیں

خیال کی وادی میں قدم رکھتی ہے یاد اُن کی
ہر قدم تلے ہم دل کو بچھائے رکھتے ہیں

کہیں منہ سے اُچھل جائے نہ دل مضطر
دونوں ہاتھوں سے پہلو کو دبائے رکھتے ہیں

احمد اس درجہ [illegible] منظور ہیں ہم کو
چاند سے بھی تیری صورت چھپائے رکھتے ہیں

Marfat.com

کوئی پھول خوشی کا آنگن میں کھلتا ہی نہیں
حقیقت تو کیا وہ خواب میں بھی ملتا ہی نہیں

اب تو تنہائی سے وحشت سی ہونے لگی ہے
کب سے ڈھونڈ رہا ہوں اُسے ملتا ہی نہیں

اِک بار جنوں میں جو چاک ہوا ہے
خرد سے اب تو دامن وہ سلتا ہی نہیں

تیرے ملنے کی دُعا جو پوری نہ ہوئی
کوئی بھی دُعا ہو لب ہلتا ہی نہیں

بے سود سی کوشش میں زندگی نہ گنوا دو
نوشتۂ دیوار تو ناخن سے چھلتا ہی نہیں

Marfat.com

سراب تمنا

یار سے بچھڑے یارو ہوا زمانہ ہے
یار بنا تو گلشن بھی ویرانہ ہے

وہ نہیں تو رنگ زندگی کے پژمردہ ہوئے
اس کا جانا روح کا جسم سے جانا ہے

درد سے تیرے دل آباد تو ہے لیکن
ہر منظر اُجڑا اُجڑا 'ہر گلشن ویرانہ ہے

کب تک بہلاؤں دل ان کاغذوں سے
من کا معصوم بچہ اب تھوڑا سا سیانا ہے

تا دیر میں اُس کے لب چومتا رہا
رنگِ زندگی سے لبریز جو پیمانہ ہے

Marfat.com

کل ملاقات ہوئی اک بندے سے
تن کے ستھرے من کے گندے سے

عجیب بات تو یہ ہے یارو
آنکھوں والے عقل کے اندھے سے

ایمان کی دولت سے تھا دل خالی
بھرے خزانے جھوٹ فریب کے دھندے سے

یہ دنیا ہے یارو "مکڑے کی باتیں"
بچ جاؤ بچ جاؤ اس کے پھندے سے

جس کے قول و فعل میں فرق ملے
خدا بچائے سب کو ایسے بندے سے

سمجھ میں آ جائے تو اک لفظ بھی کافی ہے
کبھی سوچ نہیں بدلی کتابوں کے پلندے سے

تنہا چھوڑ دے جو آفات کے رستے پر احمد
کبھی کام نہ ملانا اس کے کندھے سے

Marfat.com

سرابِ تمنا

تُو میرا یار نہیں
صحیح دلدار نہیں

شکل تو اچھی ہے
اچھا مگر کردار نہیں

تُف ہے اُس پر
یورپ سے بیزار نہیں

دو گھنٹے بعد جو پوچھا
بیگم ابھی تیار نہیں

وہاں امن سکون ہے یارو
جہاں کوئی زردار نہیں

قلم سے بڑھ کر دنیا میں
تیز کوئی تلوار نہیں

وہ زخم ملے زباں سے
دیتی جو تلوار نہیں

جن و انس کا ہے کوئی مقصد
پیدا کیے بیکار نہیں

سرِ تسلیم ہے خم اپنا
تیرے نام پہ تکرار نہیں

Marfat.com

کوئی تو اچھا یار ملے
مجھے صحیح دلدار ملے

شکل کا ہو یوسف ثانی
آئینے جیسا با کردار ملے

میرے دل کو اچھا لاگے
جو یورپ سے پیراز ملے

ہر طرف امن سکون ہو یارو
اُلفت کی ہر سو مہکار ملے

ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے
کوئی چیز نہ دنیا میں بیکار ملے

نفرت کی دھوپ میں اللہ کرے
محبت کا شجر سایہ دار ملے

Marfat.com

چاہ تھی پھولوں کی ' دامن کو خار ملے
دشمن سے بڑھ کے مجھ کو یار ملے

میں اپنا سب کچھ اس پہ نچھاور کر دوں
جس شہر کی گلیوں سے مجھے سچا پیار ملے

دل بیچارے کو ملا ہر بار ہی دھوکا
لوگ چہرہ بدل بدل کر ہر بار ملے

مسیحائی تھی جن کے لہجے میں 'کیا ہوئے
ہر لہجے میں چھپی یہاں تلوار ملے

جس دَر پہ جاؤں میں آس لگا کے
ہائے اُسی در سے مجھے دھتکار ملے

جہاں بھی میں نے اپنی صفائی دی
وہی پہ اُس کے طرفدار ملے

Marfat.com

کیسے اُترے مفلسی کی ردا تن سے
ہمیں ورثے میں حکمران زردار ملے

اکہتر کا نقشہ بھی پینسٹھ سے جدا تو نہ تھا
شکست تب ہوئی جب دشمن سے یار ملے

خدا کرے ہو جائیں رخصت خزائیں اب تو
وطن کے گلستاں کو دائمی بہار ملے

Marfat.com

بن کے خوشبو گلابوں میں رہتا ہے
وہ شخص میرے خوابوں میں رہتا ہے

اُس کی سنگت میں جو لمحے گزرے
دل اُن کے حسابوں میں رہتا ہے

ہر آن آمادۂ قتلِ آرزوئے دل
وہ شخص تو گویا قصابوں میں رہتا ہے

عشق تو ہے اِک غیر نصابی سرگرمی
وہ ہروقت کھویا نصابوں میں رہتا ہے

ہر لمحہ وہ آنکھیں ہیں پیشِ نظر
اور رِند ڈوبا شرابوں میں رہتا ہے

بدلی بدلی سی لگتی ہیں اس کی ادائیں
وہ جب سے شہر کے نوابوں میں رہتا ہے

یوں تیری یاد دل میں چھپا رکھی ہے
جیسے حسین کوئی حجابوں میں رہتا ہے

وادی عشق میں بھولے سے بھی جو آیا
وہ شخص مسلسل عذابوں میں رہتا ہے

چراغ جلانے چلے ہو کس کی قبر پہ
احمد تو اپنی کتابوں میں رہتا ہے

Marfat.com

تیری آنکھ کے خاموش اشاروں کے جواب ڈھونڈ رہا ہوں
کتنا ناداں ہوں پتھروں میں انقلاب ڈھونڈ رہا ہوں

تکمیلِ رسم دنیا بھی ہے تقاضائے اُلفت بھی راہ کا سجانا
دیکھ جنوں میرا کہ خزاؤں میں گلاب ڈھونڈ رہا ہوں

میری آنکھ کے چشموں کو خشک کر گئی تیری جدائی
داغِ جدائی جو دل سے دھو دے سیلاب ڈھونڈ رہا ہوں

تیرے اِک تبسم پہ فدا صد جان و دل اپنے
جو تیرے ہونٹوں پہ گیت لائے رُباب ڈھونڈ رہا ہوں

بتا دیئے زندگی کے حسین لمحے تیرے سایہء دیوار میں
جو تیری گلی میں گنوا دیا شباب ڈھونڈ رہا ہوں

قطرے قطرے سے نہ بجھے گی پیاس اپنی اب تو
جو روح کی تشنگی مٹا دے شراب ڈھونڈ رہا ہوں

چاند، گلاب، حور، غزل یہ باتیں تو پُرانی ہیں
تیرے حُسن کی باتوں کے لئے نئے القاب ڈھونڈ رہا ہوں

Marfat.com

سرابِ تمنا

یوں تو عذاب بن کے گزر رہے ہیں جدائی کے لمحے
پھر بھی تیرے تصور سے آباد ہیں تنہائی کے لمحے

خاک زلفیں ‘ویراں چہرہ‘ قبا ہے پھٹی ہوئی
لوگوں کیلئے تماشا ہو چلے سودائی کے لمحے

تیرے ہاتھوں سے پڑی جو خیرات چاک دامن میں
زندگی کے یاد گار بن گئے وہ گدائی کے لمحے

تیرے عشق میں بد نام ہو کر جو گزرے ہیں
ہر شے سے قیمتی ہیں وہ رُسوائی کے لمحے

جب ایک دوسرے کی زلفیں اُنگلیوں سے سنوارتے تھے
بُھلا نہ دینا تم کبھی وہ آشنائی کے لمحے

Marfat.com

یہ تیری ترچھی نظر دل میرا گھائل کر دے گی
یہ تیرے رُخسار کی رنگینی مجھے پاگل کر دے گی

اِک بار جو دل دے بیٹھے پھر ساری عمر
تجھے یار کی گلیوں کا یہ سائل کر دے گی

یہ شوقِ محبت چیز بڑی ظالم ہے جاناں
ویران یہ تیری آنکھ کا کاجل کر دے گی

آؤ کہ مل جائیں دو ہونٹوں کی طرح
ورنہ یہ جدائی ہمیں پاگل کر دے گی

چھوڑ احمؔد یہ دنیا چل کوئی ویرانہ آباد کریں
ورنہ یار کی یاد سے تجھ کو یہ غافل کر دے گی

Marfat.com

لفظوں میں ڈھونڈ رہا ہوں قرار دل کا
ممکن نہیں رہا تیری یاد سے فرار دل کا

جب بھی چاہا بھول جاؤں چاہت تیری
میرے آڑے آ گیا انکار دل کا

جب سے دیکھا لوگ قسمیں کھا کر بدل جاتے ہیں
تب سے اُٹھ گیا ہے دنیا سے اعتبار دل کا

ملا جو بھی مجھے مطلب کا یار تھا
کوئی تو ملتا ہوتا جو یار دل کا

دَرد کی طغیانیاں برپا ہیں دل میں
کس کے آگے نکالوں غبار دل کا

وہ دل جنہیں ملا نہ کوئی دل درد سنانے کو
انہیں دلوں میں ہوتا ہے شمار دل کا

دَمِ عیسیٰ ‘دست مسیحا کے لاکھوں کریں دعوے
کر نہ سکے علاج لیکن میرے بیمار دل کا

Marfat.com

مجھے نہ دو خدارا گلہ بیوفائی کا
نہ کہو میرے نام کے ساتھ لفظ ہرجائی کا

سکھیاں لگاتی رہیں شگنوں کی مہندی مجھے
خونِ دل تھا وہ رنگ دیکھ لے ہاتھ حنائی کا

سرخ کفن میں لاش تھی میری چاہتوں کی
تیری قسم کچھ پتہ نہیں مجھے، ڈولی اٹھائی کا

مر جاتی پر بیٹھتی نہ غیر کی سیج پہ
ڈر ہوتا نہ گر مجھے عشق کی جگ ہنسائی کا

تیرا نام ہی تو میری خوشیوں کی بسمہ اللہ تھا۔
اب تو پل پل کاٹے مجھے ناگ جدائی کا

میرے جیسی ڈولی اٹھے گی نہ جگ میں
جنازے کے ساتھ بجنا وہ شہنائی کا

کل بھی میں تیری تھی پیا آج بھی تیری ہوں
اُتارا نہیں میں نے ابھی تک کنگن کلائی کا

Marfat.com

اُن کا تو شغل دل توڑ کے جانا ٹھہرا
ہم سے بڑا مشکل اُن کو بھلانا ٹھہرا

جب چاہا تُوڑ دیا نفرت کی ٹھوکر سے اسے
دل غریب کا شیشے کا پیمانہ ٹھہرا

سُرخ کفن لپیٹے ہو چلی پیا میں رخصت
بدن سے روح کی طرح لازم میرا جانا ٹھہرا

سر پٹخ کے رہ گئی ہوں رسموں کی قید میں
میرے بس سے باہر رسمِ وفا کا نبھانا ٹھہرا

تیرے سوا جی سکوں نہ مر سکوں اب تو
جیوں تو تیری مجرم مروں تو اقدام کافرانہ ٹھہرا

میری روح پہ رقم رہے گا سدا تیرا اعترافِ محبت
میرے جسم کا مقدر تو غیر کی سیج سجانا ٹھہرا :

Marfat.com

مشکل ہو چکا ہے دنیا میں وفا کا ملنا
پھر بھی نا ممکن تو نہیں مخلص دلربا کا ملنا

نہ میں با وفا ہوتا نہ وہ بے وفا ہوتا
یہ تو دستورِ زمانہ ہے وفا کے بدلے جفا کا ملنا

آس رہتی ہے دل کو آباد ہونے کی پھر سے
عارضی سمجھا ہے یہ انتظار کی سزا کا ملنا

بازاروں میں ہونے لگی ہے محبت کی بکری
وفا کا بدلہ نہ رہا کہیں وفا کا ملنا

جس نے خود کو پا لیا اُس نے خدا کو پا لیا
دیکھ تو کتنا آساں ہے خدا کا ملنا

اُجڑا جو چمن بلبل یہ کہہ کے اڑی
کانٹوں سے تو ممکن نہیں دل کی دوا کا ملنا

Marfat.com

تیری الفت کا عطیہ دل سے چھپایا نہ گیا
گھر کی دیواروں پہ لکھا نام مٹایا نہ گیا

خفا نہ ہونا درد ہی اس قدر شدید تھا
تجھے دیکھ کر شہنائی میں جو مسکرایا نہ گیا

وہ دل کا آنگن جو تیری اُلفت سے آباد تھا کبھی
ایسا اُجڑا کہ پھر ہم سے بسایا نہ گیا

وہم و گماں میں بھی نہ تھا ایسا بچھڑو گے تم
تمہارا وعدہ سدا نبھاہ کا وعدہ بھلایا نہ گیا

ملن کی ساری آسیں توڑ کر تو رُخصت ہوا
مگر دیا تیرے انتظار کا ہم سے بجھایا نہ گیا

Marfat.com

تجھے ہوس ہے یورپ کے نظاروں کی
مجھے فکر کھائے وطن کی بہاروں کی

تنکا تنکا بکھرے نشیمن میں دیکھوں
بادِ سموم ہوئی فضا چمن زاروں کی

جہاں مہکتے تھے اُلفت کے گلاب سدا
واں تپش ہے نفرت کے انگاروں کی

ہمارا بازو(1) جو تن سے کٹ گیا ہے
یہ نا اہلی ہے لشکر کے سالاروں کی

ہر شاخ پہ الوؤں کا بسیرا ہے یہاں
دَب گئی ہے آواز بلبل کی چہکاروں کی

اپنے دامن میں خارِ مغیلاں ہیں پڑے
نکلے تھے ہم چاہت میں گلزاروں کی

پھولوں کی خوشبو کو کھا گئی باردو کی بُو
لہو رنگ ہو چلی دھرتی چاند ستاروں کی

(1)---مشرقی پاکستان

Marfat.com

بچپن کے یاروں کو ڈھونڈ رہا ہوں
میں اپنے پیاروں کو ڈھونڈ رہا ہوں

مل کر پکڑتے تھے جب پھولوں سے تتلیاں
میں اُن بہاروں کو ڈھونڈ رہا ہوں

وہ ساون کی جھڑی وہ کاغذ کی کشتیاں
وہ دھیمی دھیمی پھوہاروں کو ڈھونڈ رہا ہوں

جن کی روشنی میں کھیلتے تھے ہم آنکھ مچولی
چاندنی شب کے ستاروں کو ڈھونڈ رہا ہوں

وضو کراتی تھی آسماں سے اُتر کے جنہیں شبنم
گاؤں کی سبزہ زاروں کو ڈھونڈ رہا ہوں

جن کی پناہوں میں آ کے مجھے سکوں ملتا تھا
اپنے گھر کی دیواروں کو ڈھونڈ رہا ہوں

Marfat.com

وقت کا سمندر میرے بچپن کو کھا گیا
میں ابھی تک کناروں کو ڈھونڈ رہا ہوں

کتنی سادہ و پُرمسرت ہوتی تھیں عید کی خوشیاں
میں عید کے غباروں کو ڈھونڈ رہا ہوں

دروازے کی اُوٹ سے ہلایا تھا کسی نے ہاتھ
میں اُن مخلص اشاروں کو ڈھونڈ رہا ہوں

چلنا سیکھا تھا جن کی پکڑ کر اُنگلی میں نے
اُن شفقت بھرے سہاروں کو ڈھونڈ رہا ہوں

Marfat.com

دھڑکن زمانے کے دل کی ہے صدا پیار کی
شاہی سارے جہان کی ہے گدا پیار کی

پتھروں سے چاہے نوازیں تجھے ساکنانِ سنگ نگر
کوچے کوچے میں صدا تُو لگا پیار کی

دیکھا ہے آج تک جو بھی نگاہ نے تیری
اور یہ ارض و سما' ہیں عطا پیار کی

جب بھی آ گینہء دل پہ نفرت کا پتھر لگا
ہر سُو پھیل گئی آہ و بکا پیار کی

مدت ہوئی ترسا ہوں حرفِ شیریں کیلئے
میٹھی میٹھی دو چار باتیں سُنا پیار کی

ظرفِ غزل حُسنِ معانی سے خالی خالی لگے ہے
مئے شاعر کو تھوڑی سی پلا پیار کی

Marfat.com

جلا ڈال نفرت کے ببول شہر محبت سے
فصلِ زمین دل پہ اُگا پیار کی

نفرتوں کی فضا میں گھٹ کے مر نہ جائے زمانہ
سانس لینے کو ڈھونڈو ہوا پیار کی

دستِ ستم کش سے ڈر نہ اے راقمِ غزل
عظمت زمانے کو دے تُو بتا پیار کی

Marfat.com

کفِ صحرا پہ حنا اپنے لہو کی سجائی ہے
مڑ کے دیکھ اے پنوں رنگ کیسا یہ لائی ہے

کس منزل کے ہوئے راہی یہ تیرے شُتر جاناں
یہ حالت تیری سسی کی آنکھ صحرا کی بھر آئی ہے

روز ازل کے جو وعدے ہیں ریت میں نہ رُل جائیں
او دور نگر کے باسی اسی صحرا میں اپنی گھر بنائی ہے

تم دُلہن بناؤ مجھے میں سہرا بندھاؤں تجھے
ہاتفِ غیبی نے شبِ عروسی کی جگہ یہ ہی بتائی ہے

اس شب کی سحر پھوٹے گی روزِ حشر کو
یوں پیاس وصل کی نہ کسی نے بجھائی ہے

Marfat.com

دشتِ محبت میں وعدوں کے سراب نظر آتے ہیں
بہار میں بھی پژ مُردہ گلاب نظر آتے ہیں

برگِ گل بتلا دے زمانے کو خزاؤں کے ستم
ڈالی ڈالی پہ اُجڑے ہوئے شباب نظر آتے ہیں

کہاں بنائے اب آشیاں پیار کی فاختہ !
یہاں تو ہر طرف منڈلاتے عقاب نظر آتے ہیں

سرِ شام منڈیر پہ چراغ جلانے والے
مجھے تو دن میں جلتے ہوئے خواب نظر آتے ہیں

راہبر کے روپ میں احمؔد ملے راہزن مجھے
دنیا میں ہر شخص کے منہ پہ نقاب نظر آتے ہیں

Marfat.com

دہلیز دل سے اُمیدوں کے دیئے بجھا دیئے
صحن دل کو اب کسی کا انتظار نہ رہا

موسم دل تب سے بے رنگ و بے کیف سا ہے
مزاج یاراں پہ جب سے اعتبار نہ رہا

اب تو کوئی آہٹ کوئی چاپ نہیں' باہر جھانکیں کیا
کوچہء جاناں میں کوئی عاشقِ جان نثار نہ رہا

پھوٹ پھوٹ رویا میں کنج تنہائی میں اُس گھڑی
رونق دنیا میں جب اپنے ساتھ کوئی سوگوار نہ رہا

فقط اک لفظ سے فسانہء حیات نہ تکمیل کو پہنچا
جو تیرا نام گلشنِ زندگی میں مثل بہار نہ رہا

سوچو تو دل نام کی کوئی شے ہے تمہارے پہلو میں
یا پھر دامنِ دنیا پہ احمد رنگِ پیار نہ رہا

Marfat.com

بنا چوڑی کے کلائی بغیر پھولوں کے بہار کیا معنی؟
قمر ہائے شبِ چودہ کا چہرہ کیوں آبدار نہ رہا

اے میرے دل کے ٹکڑو ہمدردی کی بھیک نہ مانگو
جب احساس کے رشتوں کا کوئی پاسدار نہ رہا

میری آرزوؤں کے گھروندے طوفانِ درد نے بہا دیئے
اب کیا چُنیں یہ تنکے جب زندگی سے کوئی سروکار نہ رہا

Marfat.com

نا واقف ہی رہے محبت کے انجام سے پہلے پہلے
بڑی تھی رَغبت اس جام سے پہلے پہلے

یہ تو سوچا ہی نہ تھا کیا بیتے گی دل پہ
گر ملی نہ منزل شام سے پہلے پہلے

اب کیا سمجھانا جب ہو چُکی شہرت اپنی
دامن کو بچا لیتے اس الزام سے پہلے پہلے

زخم یہ پھولوں کے اب مٹیں گے نہ مرہم سے
انہیں جو چُھوا ہوتا آرام سے پہلے پہلے

بن چکا ہے جو مہک میری سانسوں کی
واقف بھی نہ تھے اس نام سے پہلے پہلے

اب تو روز اضافہ ہو گا قید میں اپنی
بچ جاتے اے کاش زلف کے دام سے پہلے پہلے

تو رہے ''شبنم'' کی طرح پاکیزہ خواہش ہے یہی
ہم تو پھرتے ہیں آوارہ بدنام سے پہلے پہلے

Marfat.com

آم کے پیڑ پہ کوئل کوکی بہار کا موسم آیا ہے
ہر سو ہے ہریالی زمین کے سنگھار کا موسم آیا ہے

شہتوت کی شاخ اوڑھ رہی ہے لباس ہریالی کا
لگتا ہے قدرت پہ نکھار کا موسم آیا ہے

بنا کے ٹولیاں پرندوں نے بہار کو خوش آمدید کہا
یوں لگے ہر سُو چہکار کا، موسم آیا ہے

میرے شجر کی بے لباسی کو ملا ہے سبز خِلعت
ڈالی ڈالی ہوئی ہریالی سبز انوار کا موسم آیا ہے

بہار کے سورج نے انہیں بخشے ہیں پھولوں کے زیور
یقیناً درختوں کے کسی تہوار کا موسم آیا ہے

زمین کی کوکھ نے جنم دیئے ہیں رنگ کئی رنگ کے
زمین کی گود بھی ہوئی ہری بہار کا موسم آیا ہے

گلشن میں دیکھ کے گل، پکاری یہ بلبل
بعد مدت، ملاقات دلدار کا موسم آیا ہے

Marfat.com

روش روش نئے پھول کھلائے باد صبگاہی نے
اپنے گلشن میں پھولوں کی مہکار کا موسم آیا ہے

ہر رخ پہ آئی لالی لالے پہ آئی لالی
فطرت کے حسیں شاہکار کا موسم آیا ہے

سکھیاں باغوں میں جھولے جھول رہی ہیں
اور بول رہی ہیں پیا دیدار کا موسم آیا ہے

میرے من میں بھی تیری یاد بہار لائے
جب میٹھے بول پکاریں پیار کا موسم آیا ہے

تیری خاطر میں نے بھی کئی پھول اُگائے آنگن میں
ہر پھول پکارے ہنس ہنس کے اقرار کا موسم آیا ہے

بلبل کو تو پھول ملا پر احمؔد تیری قسمت
تیرے حصے میں نگاہ اشکبار کا موسم آیا ہے

Marfat.com

تیرے ہر ظلم کو ادا سمجھا ہر زخم کو تیری عطا سمجھا
تیری مسکراہٹ نے دیا فریب مجھے تیرے تبسم کو جو اظہار وفا سمجھا
تیری گلیوں میں جوانی گنوا دی میں تیرے شہر کی نہ آب و ہوا سمجھا
نہ وعدہ کیا کوئی نہ انکار کیا میں تو اسے تیری حیا سمجھا
شبِ تنہائی تھی تیرا انتظار تھا دل دھڑکن کو تیری آہٹ پا سمجھا
نظر اٹھتے ہی دو تیر دل میں گڑ گئے اُسی نے کیا گھائل جسے مسیحا سمجھا
محبت کی دنیا کا تجھے خدا سمجھا تُو نے شاید مجھے کیا سمجھا
تیرے گھر کا احترام کیا کعبے کی طرح تیری دہلیز کو میں سجدہ گاہ سمجھا
جدائی کی اک اک گھڑی سال ٹھہری جسے ہے تو فقط اِک ماہ سمجھا
حسرت ہی رہی تیری زلفوں کو چھونے کی دل کی بیقراری کو تو کیا سمجھا
زمانے نے کہا بھلا دوں تجھے دل نے اس بات کو گناہ سمجھا
دل سے تیری پرستش ہوتی رہے گی تُو نے چاہے مجھے قابلِ ستم ناروا سمجھا
وہی نکلا قاتل تیری زندگانی کا احمؔد جسے تو اپنے لئے جانِ بقا سمجھا

Marfat.com

تیری واپسی کا منتظر سرِ راہ کھڑا ہے
تیری محبت نے اسے کیا سے کیا بنا دیا ہے

کس سے پوچھوں تیرے نگر کا پتہ میں
تیرا ملنے والا نہ کوئی مجھ سے ملا ہے

مجھے بکھرنے سے بچا لو خدا کے لئے
تو جو لوٹ آئے تیرا جاتا ہی کیا ہے

تنہا چلتے چلتے زندگی سے دل بھر نہ جائے
تیرے سوا زندگی میں رکھا ہی کیا ہے

جب تک ہیں سانسیں رواں تیرا رہوں گا
تیری محبت کو رکھ کے گواہ یہ وعدہ کیا ہے

تُو نے کہا تھا مجھے اپنے سر کا آنچل
اپنی زبان سے نکلا یہ جملہ بھلا تو نہیں دیا ہے

مجھے تم کہتے تھے اپنی زندگی کی ضرورت
بچھڑ کے مجھ سے پھر کیسے تُو جیا ہے

Marfat.com

یہ کیسی مجبوریاں اپنے آڑے آ گئیں
ایک دوسرے سے ملے جو زمانہ ہوا ہے

میرے رخ کی طرح پریشان تیری زلفوں کی قسم
ویران گھر آج بھی تیرا منتظر پڑا ہے

اک وصال یار کی آس ہے یا رب ورنہ
کون اس طرح اُجڑ کے تیری دنیا میں جیا ہے

میری زندگی سے لمبی یہ جدائی کی گھڑیاں
نہ کٹیں گی شاید دل میرا کٹ گیا ہے

☆☆☆

میرے پڑوس میں بہت اُونچے مکاں میں
رہتی ہیں بدروحیں قالبِ انساں میں

Marfat.com

جس چہرے پہ رقصاں تھا کلیوں کا تبسم
اس چہرے کو کملا گئی ہے تیری جدائی

جن کو ملتی نہ تھی کاجل سے فرصت
اُن آنکھوں کو رُلا گئی ہے تیری جدائی

جن کی گفتگو سے جھڑتی تھیں پتیاں گلاب کی
اُن ہونٹوں کو چُپ سکھا گئی ہے تیری جدائی

تیرے سنگ جینے کے دیکھے تھے سپنے کبھی
میرے خوابوں کو جلا گئی ہے تیری جدائی

تیری سنگت میں خود کو زمانے کا امیر سمجھا
فقیرِ راہ مجھ کو بنا گئی ہے تیری جدائی

مل کر جلائی تھیں جو وعدوں کی شمعیں
آج اُن کو بُجھا گئی ہے تیری جدائی

ہر سمت چھایا ہے اُداسی کا موسم
احمد کی خوشیوں کو کھا گئی ہے تیری جدائی

Marfat.com

تیری جدائی کا لمحہ بڑا ہی کربناک تھا
ہاتھ ہلتا رہا اور جاں نکلتی رہی

کاجل کا بند توڑ کے بہہ نکلا آنسو
پھر تمام رستے آنکھ میری چھلکتی رہی

پہلے تو گہن لگا خوشیوں کے چاند کو
پھر رفتہ رفتہ شام زندگی کی ڈھلتی رہی

کانٹوں کیساتھ بھی مسکراتا ہے پھول
موت کی آغوش میں زندگی پلتی رہی

احمد تیرے ساتھ ہی جاں بھی جا چکی
بظاہر تو دھڑکن دل کی چلتی رہی

☆☆☆

عطا ہے یہ بھی میرے دلدار کی
دامن پہ سج گئی تہمت پیار کی

Marfat.com

جب سے بچھڑے ہیں پیارے اپنے
ہیں خزاؤں کی زد میں نظارے اپنے

کسی کی اُنگلیوں کے لمس کی عادت کیا ہوئی
آج تک نہیں بال سنوارے اپنے

سوچا ہی نہیں کسی کو تیرے بغیر کبھی
ہیں آج تلک خیالات کنوارے اپنے

تیری یادوں سے ہی فرصت نہیں ملتی
کیا خاک میں سوچوں بارے اپنے

وہ راحتِ قلب و جاں رخصت ہے کیا ہوا
موت کی دہلیز پہ دن ہیں گزارے اپنے

یہ بات دل نے طے کر رکھی ہے دلبر
ہم تمہارے نہ سہی تم ہو ہمارے اپنے

اک بلائے عشق سے بچ سکے نہ کسی طور
یوں تو ماں نے لاکھ صدقے ہیں اتارے اپنے

Marfat.com

سُنبل کی ہے نہ چنار کی ہے
وہ رنگت جو تیرے رخسار کی ہے

جو تیری محبت میں گزرے ہے عبادت
باقی زندگی تو بے کار کی ہے

جس سُرعت سے وہ آنکھ قتل کرے
اتنی تیزی کہاں تلوار کی ہے

جو عزت پیسے کو ہے حاصل
وہ تکریم کہاں اب پیار کی ہے

ناپید ہوا اب وعدوں کا وفا کرنا
کہاں پہلی سی قدر دلدار کی ہے

صورت کے دیوانے پھرتے ہیں زمانے میں
سیرت کی وقعت نہ کردار کی ہے

جس پہ محبت رنگ اپنا چڑھا جائے
اُسے ضرورت نہ کسی سنگار کی ہے

اِک بار جسے عشق نے آ لیا ہو
اُس کی حالت سلگتے سگار کی ہے

خواہشِ وصل رکھوں تو کافر ٹھہروں
مجھے تو طلب بس دیدار کی ہے

Marfat.com

سرابِ تمنا

رات نیند میں جو خواب دیکھوں
تیرے جُوڑے میں سجتا گلاب دیکھوں

تیری محبت کی ہر لفظ گواہی دے
جب کھول کر دل کی کتاب دیکھوں

گل چیں جب بھی کوئی پھول توڑے
بلبل کے دل کو کباب دیکھوں

ذہن میں چلی آتی ہے سوہنی
روانی میں جب بھی چناب دیکھوں

یاد پڑتا ہے جب اُس آنکھ کا منظر
پہروں بیٹھا اشکوں کے سیلاب دیکھوں

کھلتی ہے مجھ پہ حقیقتِ زندگی
سطحِ آب پر میں جو حباب دیکھوں

اُس آنکھ کے یارو ساغر میں
ہر لمحے رقصاں سراب دیکھوں

دل سے ہاتھ دھو بیٹھا ہوں پہلے ہی
جانے جاں پہ اور کتنے عذاب دیکھوں

کھو جاتا ہوں قدرت کی کارگری میں
جب بھی تجھ کو جناب دیکھوں

Marfat.com

اپنی زندگی میں رہا تُو جب نہیں
ہمیں بھی اور جینے کی طلب نہیں

بات سیدھی کہہ دے کوئی اور ہے مل گیا
یہ ذات پات کا فرق تو کوئی سبب نہیں

اب بھی یہ دل آباد تو ہے لیکن
جیسا تب تھا ویسا یہ اب نہیں

ہوس کی آندھی بُجھا گئی چراغِ الفت
یہ خبر کوئی اتنی تو عجب نہیں

آنکھوں نے کر دی دل کی مخبری
مگر میں نے کھولے اپنے لب نہیں

---☆☆☆---

ہائے اے غضب! میرے حال سے اس قدر بیگانہ ہوا
رونا تو درکنار وہ آج میرے ساتھ ہنسا بھی نہیں

Marfat.com

پھر لُوٹ لیا اس نے مجھے چہرہ بدل کر
میں تو چل رہا تھا بڑا سنبھل سنبھل کر

بزمِ غیر میں اُنہیں جو چہچہاتے دیکھا
کلیجہ میرا منہ کو آیا یک لخت اُچھل کر

بَرگ گل پہ لکھ کر بھیجا میں نے پیامِ الفت
اُس کج ادا نے پھینک دیا وہ مسَل کر

ازل نے پھینکا ہے زِیست میں ادھورا مجھے
جو ہو سکے تجھ سے تو مجھ کو مکمل کر

کب تک جیون کے صحرا میں جلوں گا تنہا
بن کے ساون کی جھڑی مجھے جَل تھَل کر

آیا جو کبھی سوا نیزے پہ وہ روپ کا سورج
اپنے جذبات کی دنیا بہہ گئی پگھل کر

میں محبتوں کا سفیر،خوشبوؤں کا راہی
امن کے داعی سے یوں نہ جنگ و جدل کر

Marfat.com

کس سے باندھوں امیدِ وفا تیرے بعد
کس کو دوں اب صدا تیرے بعد

کوئی دل کی گلیوں سے نہ گزرا تیرے بعد
یہ نگر سُونا سُونا سا ہے پڑا تیرے بعد

یہ سوچ ہی اب تو جان کو آتی ہے
کون کرے گا مجھ سے دُعا تیرے بعد

یوں سمجھو کہ موت کی دہلیز پہ ہیں گزرے
زندگی کے جتنے لمحے میں جیا تیرے بعد

تیرا سایہ جو سر سے اٹھا اے میری جنت
اب کون دے گا مجھے دُعا تیرے بعد

زندگی کی راہوں میں احمؔد ہوا ہے تنہا
دو گام نہ کوئی ساتھ چلا تیرے بعد

Marfat.com

کب کا بیت چکا ہے موسم وفاؤں کا
اب تو ہر سو ہے راج جفاؤں کا

بکھر کر پامال ہوئیں پھول کی پتیاں سبھی
برداشت نہ کر پائیں یہ ستم خزاؤں کا

اب زلفوں کے بل نہ دل لوٹ پائیں
نہ چلے کہیں جادو اب اداؤں کا

جوں جوں میں نے ہے رحم کی اپیل کی
تُوں تُوں بڑھتا گیا سلسلہ سزاؤں کا

جانبِ منزل چلا ہوں یقین کا چراغ لئے
دیکھنا ہے اب مجھے زور ہواؤں کا

جانے والے نہ آئے لوٹ کے پھر کبھی
خاک اثر نہ دیکھا اپنی دُعاؤں کا

Marfat.com

اِک مثال ہو گی دنیا میں وفا میری
اے جانِ ادا یہ وفا ہے ادا میری

مجھے یقین ہے تیرے شہر کی گلیوں میں
میرے بعد بھی گونجے گی صدا میری

موت تو برحق ہے اس سے انکار نہیں
مزا تو یہ ہے تیرے ہاتھوں آئے قضا میری

میری تمنا' میری خواہش' میری چاہت
اِک تیرے نام پر ختم ہے دُعا میری

اہل جفا کی بَستی میں اے احمدؔ
نا قابلِ معافی ٹھہری ہے خطا میری

Marfat.com

یوں نکلا ہر گھر سے غیرت کا جنازہ ہے
بے پردگی فیشن کا پہلا تقاضا ہے

فطرت کا حُسن اب خال خال نظر آئے
ہر نظر کو دھوکا دے چہرے کا غازہ ہے

زلفیں ہیں یوں شانوں پہ بکھری ہوئیں
اَبتر دنیا میں جیسے کسی ملت کا شیرازہ ہے

کچھ مر سی گئی ہے بھائیوں کی غیرت بھی
اِسی بے حسی کا یقیناً یہ خمیازہ ہے

بے پردگی سے کھلتی ہیں ترقی کی راہیں
ڈبو دے گا تجھے یہ تیرا غلط اندازہ ہے

بے دھڑک چھوڑ دے باپ کا آنگن بیٹی
ٹی وی نے اُسے ہمت سے نوازا ہے

سات بچوں کی ماں چل دی آشنا کے ساتھ
آج کے اخبار میں خبر یہ تازہ ہے

Marfat.com

غریب کی ہوئی یوں حالت ابتر ہے
اینٹ کا تکیہ خاک کا بستر ہے

غربت کی چادر اسکے تن پر ہے
ہر نظر میں حقیر اور کم تر ہے

ہر دَم پیاس کا ذائقہ منہ میں
پیٹ میں چُبھتا بھوک کا نشتر ہے

کسی خوشی پہ اس کا حق نہیں
سینے میں دل گویا اک پتھر ہے

چہرے پہ ہر دم غم رقص کرے
وَحشت کی نشانی چشم تَر ہے

جانے کیا دن دکھائے گی قسمت
زرداری ہمارا بن گیا صدر ہے

Marfat.com

بولنے سے جو قاصر رہے گی زباں میری
میرے لفظوں سے ٹپکے گی فغاں میری

سچ بات سے گر میں کتراؤں گا
بالیقیں ڈانٹے گی مجھ کو ماں میری

تیرے چہرے سے مکر کے پردے نوچ ڈالوں گا
جنبش میرے قلم کی ہے ترجماں میری

محبت سے دل جیت اے جبر واستبداد کے قائل
گولی چلے گی جہاں چھاتی ہو گی وہاں میری

تُو تو تھا مالی کس جرم میں پھولوں کو مسلے ہے
تیرے ہاتھوں لہو رنگ ہو چلی داستاں میری

یہ تیرے فیصلے تیرے گلے کا طوق بن جائیں گے
اب تیری طبع نازک پر بات گزرے گراں میری

تیرا قلم جہاں بھی ظلم کے دستخط کرے گا
جان لے خون کی سرخی چمکے گی وہاں میری

بھوک، غربت اور مہنگائی کے جتنے چاہے زخم دے
لوڈشیڈنگ کا آخری تیر بھی لے چلا حاضر ہے جاں میری

شبِ ظلمت کے اندھیروں سے کہہ دو ٹھکانہ کر لیں
ظلم کے ایوانوں میں گونج اٹھی ہے اذاں میری

Marfat.com

ظلم کے ایوانوں میں گونج اُٹھی ہے اذاں میری
ہر درد مند دل کی ترجماں ہے زباں میری

ان پھولوں کی سُرخی سے ہمارا خونِ جگر عیاں ہے
نالہء بلبل میں پنہاں ہے آہ و فغاں میری

کفر کی دھڑکنیں تک روک دے گی
صدائے نعرہء حق بلند کرے گی جب زباں میری

ظلم کے پیشواؤں سے کہہ دو حشر برپا ہوا چاہتا ہے
صدائے صور بن کر گونج اٹھی ہے اذاں میری

حق بات یہ قلم میرا لکھتا ہی چلا جائے گا۔
جب تک ہیں سانسیں یہ رواں میری

پھاڑ ڈالا ہے پیری کا لبادہ اس نے
اہل زمانہ ابھی ملت ہے جواں میری

مجھے حق گوئی کا صلہ مل جائے گا جس گھڑی
خوش ہو کر بخش دے گی مجھے دودھ اپنا ماں میری

Marfat.com

کہاں جا چھپے ہو تحفے میں مہنگائی دے کر
غریب تجھے ڈھونڈ رہا ہے دہائی دے کر

الیکشن کے بعد تم نظر نہ آئے ہمیں
برسات میں مینڈک کی طرح دکھائی دے کر

تیری دہلیز تک جو پہنچے سو آس لگا کر
نوکروں نے پلٹا دیا خیرات میں رُسوائی دے کر

تُو نے کہا تھا گھر گھر پہنچے گی بجلی
میں دیا ڈھونڈ رہا ہوں دیا سلائی لے کر

اپنے چہرے پہ مکر و فریب کی چادر اُوڑھنے والے
کیوں خوش نہیں ہو بچوں کو ورثے میں سچائی دے کر

عجب رسمِ عدل دیکھی تیرے دور حکومت میں
جج قید کر دیئے بدمعاشوں کو رہائی دے کر

بات سیدھی سی ہے کہ تو تُو لیٹرا نکلا
اب کیا بات کو اُلجھاؤں لفظوں کو گہرائی دے کر

Marfat.com

اس دور کے ننگے حُسن سے چشم غیرت شرمائی جاتی ہے
بڑے فخر سے بیگم یاروں کی محفل میں لائی جاتی ہے

ہاتھ ملا کر ہیلو ہائے کہہ کر تعارف کروائے جاتے ہیں
بیگم اپنی باس کے پہلو میں بٹھائی جاتی ہے

رنگوں اور خوشبوؤں کے پھر تذکرے ہونے لگتے ہیں
جس نے پہنا چُست بلاؤزر اس پہ داد لٹائی جاتی ہے

پھر جام چھلکنے لگتے ہیں پھر قہقہے گونجنے لگتے ہیں
جو خاتونِ خانہ ہے شمعِ محفل وہ بنائی جاتی ہے

نیم مدہوشی کے عالم میں پھر قدم تھرکنے لگتے ہیں
ڈانس کی سوڈیو جب سی ڈی پر چلائی جاتی ہے

جب رات جوانی چڑھتی ہیں نیند آنکھوں میں اترتی ہے
اس عالم میں جانے کس کی بانہوں میں آنکھ لگائی جاتی ہے

جو بچہ اس کوکھ سے جنم لے گا کیسا ہو گا
شراب سے جس کی پیاس بجھائی جاتی ہے؟

Marfat.com

غرباء کے خون پسینے سے دولت جو کمائی جاتی ہے
اسی طرح محفلوں میں بے دَردی سے لٹائی جاتی ہے

کانچ کے محلوں میں حیا سر پٹختی ہے لوگو
کچے گھروندوں میں اس پر جان لُٹائی جاتی ہے

جہاں آنکھ میں ڈالنے کو خاک میسر نہیں یہ سچ ہے
اُن بنگلوں میں عزت کی خاک اُڑائی جاتی ہے

یقیناً یہ میری ماں کے پاکیزہ دودھ کا ہے سارا اثر
جو سرِ ورق نوک قلم سے ٹپک سچائی جاتی ہے

Marfat.com

گلی گلی میں یارو عشق معاشقے چل رہے ہیں
نوجواں ہمارے کس گندے ماحول میں پل رہے ہیں

جنہوں نے بے حیائی کو اپنا مذہب بنا لیا
اُس یہودی کے کلچر میں سب ڈھل رہے ہیں

حیا کے آبگینے یورپ کی یلغار نے دُھندلا دیئے
خواب دیکھے تھے جو اقبالؒ نے سرِعام جل رہے ہیں

بے حیائی کی دیوار سے سر پٹخ کے مر جائے شاعر بیچارہ؟
جہاں ادیبوں کے قلم بھی ننگا ادب اُگل رہے ہیں

وہ بزرگوں کی محفلیں جن سے ملتا تھا زندگی کا قرینہ
آج کے وقت وہاں جام چل رہے ہیں

خدایا کیا ہوا معمار میرے مستقبل کے
ساتھ ''بہنا'' کے فاسٹ میوزک پہ اُچھل رہے ہیں

Marfat.com

کہتے ہیں فلم اور ٹی وی والے گلیمر کو وقت کی ضرورت
ہائے افسوس !اپنی تفریح کے زاویے بدل رہے ہیں

بے حیائی و فحاشی کو ذہنی تسکین کہتے ہیں
نسل نو کے ذہنوں میں پراگندہ خیال مچل رہے ہیں

ہماری سوچ و فکر پہ نصرانیت کی مہریں ثبت ہوئیں
اسلام کے پیرو یہودی کے پیروں پہ چل رہے ہیں

بدن کی عریانیت کو ''فیشن'' کا نام دے کر
نام عورت کی ''شکوہ'' پہ خاک مل رہے ہیں

وائے بد نصیبی !مسجد بھی حق اپنا ادا نہ کر سکی
ہر منبر سے فرقہ واریت کے تیر چل رہے ہیں

Marfat.com

گرجے کی گھنٹیاں دَبا نہ دیں تیری صدائے اذاں کو
نصرانیت کا دیمک چاٹ نہ جائے اسلام کے گلستاں کو

تیری آہ و فغاں اور نوحوں سے کچھ نہیں ہونے والا
نعرہء تکبیر سے ہلا دے کفر کے ہر ایواں کو

جس گلشن کو بچانے کیلئے ماؤں نے جواں بیٹے ہدیہ کئے
لہو سے نکھارے رکھو اس کے رُخ تاباں کو

ظلم و جور کی چکی میں کب تک پسے گا تُو
توڑ قرضے کے کشکول 'پختہ کر اپنے ایماں کو

کب تک پیش کرے گا بے گناہ لہو کے پیالے
راضی رکھنے کے لئے افرنگی حکمراں کو

یہود و نصاریٰ تمہاری خیر خواہی نہ چاہیں گے
کھول کر تو دیکھو کبھی مبینِ قرآں کو

گر اس میں شامل نہ ہوتیں اپنوں کی سازشیں
''امریکہ دَبا نہیں سکتا تھا افغانستاں کو''

Marfat.com

اے ملت اسلامیہ اپنے افکار کو بدل
اے نوجواں تو اپنے کردار کو بدل

زنگ آلود ہو چکا تیرے کردار کا لوہا
پختگیء ایماں سے اس تلوار کو بدل

اس میں دلربائی ذرا نہیں باقی
اس دلبر کو بدل' دلدار کو بدل

اس پہ ہیں حماقت کے داغ عیاں
سر سے سرداری کی دستار کو بدل

جو بول دلوں کو لبھا لیتے تھے' کیا ہوئے؟
اپنی زباں کو بدل' طرزِ گفتار کو بدل

اس کو تو سلیقہ ہی نہیں پُرسے کا
ایسے بے اثر ' بے سوز' عزادار کو بدل

ابھی تک ہے خالی تیری اُمید کا کاسہء
بر آئیں گی امیدیں ایسے پروردگار کو بدل

تیرے قدم لے گی ہر میدان میں فتح
لشکر کے سالار کو بدل'علم دار کو بدل

Marfat.com

گلیاں میرے گاؤں کی ہوئی ہیں پکی اس ادا سے
پانی دوسروں کا ہمارے گھر آ گیا نالی کی راہ سے

اپنے گاؤں کے ''کوالیفائیڈ'' ڈاکٹر کی کیا بتاؤں
ماشاء اللہ مرض ہو گیا دائمی اثر دوا سے

مولوی صاحب نے جانے کس ''نیت'' سے نمازِ استسقاء پڑھائی
اِک بوند پانی نہ برسا سارے گاؤں کی دُعا سے

ناظم صاحب کے ڈیرے کے کام آئی ہے یارو
ایڈ نچ کر جو پہنچی تھی افسرانِ بالا سے

گر جسارت 'خلافِ ادب نہیں تو پوچھوں
وہ رقم کیا ہوئی پکڑی تھی جو ''ڈبل شاہ'' سے؟

''قرض اتارو ملک سنوارو'' بھولے بھالے یارو؟
نکلی ہوا غبارہ حب الوطنی کی ٹھاہ سے

خون پسینے سے آگائے سونے جیسے گندم کے دانے
ہوئے روانہ امریکہ کو کس دانے کی صلاح سے

چند ڈالر کمیشن جو کھائی دیکھ صلہ اُس کا
باسی اپنے وطن کے تشبیہہ ہیں گدا سے

Marfat.com

شرم سے جھکا میرا تو سر ہے
مُسلماں ہے بھکاری عیسائی کا در ہے

کعبہ کی بجائے واشنگٹن سے اُمیدیں
بطحا سے عزیز 'امریکہ کا سفر ہے

ہوس کے ہاتھی ڈھا گئے قناعت کا کعبہ
ان پر گرا نہ کوئی تقوے کا پتھر ہے

دیکھو تو ہر قدم اسلام سے روگردا
سنو تو سارا قرآن مجھے اَزبر ہے

ایماں کی دولت ہوں لٹا بیٹھا
مجھے تو ہوس سیم و زر ہے

Marfat.com

سنبھل جا خدارا سنبھل جا اے میرے بھائی
فیشن کے گلدان میں سج گئی فحاشی و عریانی بے حیائی

بے غیرتی کی دلدل کی طرف تیرے قدم اٹھ رہے ہیں
بخدا یہ نہیں ہے معاشرے کی ترقی نہ جدت نہ خود نمائی

سروں کے آنچل گلے میں گلو بند ہو گئے
گھروں میں سخت پردہ سرِ بازار ہے بے ردائی

چنچل ادا ' چال دلربا ' دیکھے جو اک بار مسکرا
طوفانِ جوائی کے سامنے سرنگوں زاہد کی پارسائی

آزادی نسواں کا ترجمہ کم ظرف نے بے پردگی کر لیا
اپنے مردوں کی حمیت کو تھپک کر یہ سُلا آئی

جب تک ہے پردے میں تُو ہی بتول تُو ہی مریم
گوہر صدف سے بڑھ کر ہے تیری عظمتِ پارسائی

چشمِ فلک نے جگر پہ ہاتھ رکھ کر یہ منظر دیکھا
سینما کی طرف رواں تھے گاڑی میں بہن بھائی

انڈیا کی سب سے ہٹ "فلم" بہن نے
بڑی فرمائش کر کے ہے بھیا سے منگوائی

Marfat.com

میری نظریں دیکھ رہی ہیں بے غیرتی کا سیلاب
یہودی تیرے حلقہء یاراں تیرے ہم مشرب ہوئے عیسائی

یزیدیت کی ساری قدریں تجھ میں بدرجہء اتم موجود
کیوں بھول گیا تُو نوکِ سناں پر حسینؑ کربلائی

میں تمہارے ہاتھ جوڑتا ہوں قوم کی ماؤں بہنوں' بیٹیو!
چھوڑ دو خدارا! یہ فیشن کے نام پر بے حیائی' بے ردائی

میں اپنے وطن کی ساری ماؤں سے جھولی پھیلا کر مانگتا ہوں
ملک کی گود میں ڈال دو اک خمینی' اک خامنہ ائی

گر ہو سکے تو میرا جناحؒ لوٹا دو مجھے کہیں سے
یا اقبالؒ وہ ملے قوم جس نے خواب سے جگائی

میری روح تا حشر اُس عورت کی شاکر ہو گی
سر سے چادر ڈھلکنے پر بیٹی کو ڈانٹ جس نے پلائی

میری زندگی کی ساری خوشیاں اُس بہن پہ نثار
چھوڑ کر بے پردگی عمر پردے میں جس نے بیتائی

اُس ماں کے حُسنِ تربیت پر لاکھوں سلام بھیجوں
اپنی اولاد کو دودھ میں جو پلائے شرافت' پردہ' سچائی

دیکھ لینا تیرا پہلا ہی قدم یہود و نصاریٰ کی چھاتی پہ ہوگا
لازم کرے اپنے اوپر تُو گردینِ مصطفائی' نظامِ خدائی

Marfat.com

اے وطن کے غریب و نادار لوگو
اے بھوک و ننگ سے برسر پیکار لوگو

حصول روٹی سے آگے بڑھاؤ سوچ اپنی
اے اک روٹی کے پیچھے ذلیل وخوار لوگو

کیا ٹوٹ گئے ہیں تمہارے ہاتھ دونوں
یا پاؤں تمہارے ہیں بے کار لوگو

پناہ مانگو خدارا ایسی امیری سے
جس امیری میں شامل ہے لوٹ مار لوگو

خدا نے تم کو جو ہاتھ سلامت دیئے ہیں
تمہارے لئے ہیں یہ بہترین آلہء کار لوگو

زیادہ کی حرص کو مٹاؤ 'حلال تم کماؤ
اس رزق حلال پر رہو خدا کے شکر گزار لوگو

امیروں سے نہ لباس و مکاں کی بھیک مانگو
خواہ مخواہ خود کو نہ کرو قرض دار لوگو

غیرت سے جیو اور خود پہ جھیلو
پڑتے ہیں جو بھی آلامِ روزگار لوگو

Marfat.com

یہ بلندو بالا عمارتیں نظر جن پہ ٹھہرتی نہیں
جن میں رہتے ہیں یہ سرمایہ دار لوگو

یہ نت نئے ماڈل کی گاڑیاں سڑک پہ
ہیں اِن پہ جو پھرتے مالدار لوگو

گر ہے یہ ان کی حلال کی کمائی
پھر تو ہیں ان کے یہ سچے حق دار لوگو

اور گر سمجھو کہ یہ حاصل کسبِ حرام ہے
پھر پناہ مانگو حضورِ پروردگار لوگو

خود مٹاؤ اپنے ماتھے سے شکن غریبی
پھر خدا بھی ہو گا تمہارا مددگار لوگو

سڑکوں پہ آوارگی اپنا مقدر نہ تم بنا لو
کمتر ہی سہی اپناؤ تو سہی کوئی روزگار لوگو

اپنی قسمت کو بیٹھے نہ گلہء غریبی سے نوازو
شرم کرو اے تندرست بے کار لوگو

زمانے میں کوئی محنت کا نعم البدل نہیں
جس نے آج کو گنوا دیا اس کا کل نہیں

میں نے دیکھا ہے کل سرِ راہ گزر
اک شخص کہ ہاتھ ہیں کٹے یکسر

Marfat.com

خدا قسم اپنے ٹنڈے بازوؤں پر
ٹکی ٹافی کا لٹکائے ہوئے تھا شاپر

یہ اَ، کی غیرت نفس کا تھا سارا اثر
ہاتھ ہین کٹے تو کیا 'بھیک مانگے وہ کیونکر

میں نے چند سکے جو اُسے "عطا" کرنا چاہے
بولا وہ بندہء خدا سُن اوہ ناداں پسر

بھیک کے سکے مجھے عطا نہ کر
اوروں کی طرح ضمیر میرا گیا نہیں ہے مر

عزت سے کماتا ہوں عزت سے کھاتا ہوں
یہ ٹافیاں بیچ کر چلاتا ہوں سارا گھر

خدا جو دے عقل سلیم تجھ کو
ان چند سکوں سے کیا بھوک میری جائے گی مر

یہ نئی ہوس نہ مجھ کو ڈال بیٹا
یہ گر چلا میرا شاپر اسکو سنبھال بیٹا

حیراں ہوا میں سُن کے باتیں اس معذور کی
کی تھیں باتیں اس نے بڑی دور کی

Marfat.com

کیا عجب جو ہم بھی رکھیں محنت پہ یقین
بات ہوتی ہے اپنے اپنے شعور کی

مانا کہ مزدوری کم ہے اور مہنگائی زیادہ
بڑی مشکل ہے گزرانِ وقت مزدور کی

بلوں کی ادائیگی، بچوں کے کپڑے، بیوی کے نخرے
جاں کو آتے ہیں یہ سارے مجبور کی

خود کو گروی رکھ کے بھی مسئلہ رہا جُوں کا تُوں
کیا کرے گی کمائی بیچارے ''شکور'' کی

ایسے ہی گھر میں اگر ہو جائے کوئی بیٹی جواں
چڑھ جائے گی بھینٹ جہیز جیسے دستور کی

بندہء غریب مجبور ہے، بجا ہے لیکن
ایسے میں غیرت کا سودا کوئی وجہ ہے لیکن

مل کے غریب سارے ایسا اُصول کوئی بناؤ
بیٹی کوئی جب بھی جواں ہو مل کے ڈولی اٹھاؤ

وقت جب بھی کوئی تم پہ آ پڑے
ایک دوسرے کا یارو ہاتھ تم بٹاؤ

اگر امیر تم سے رکھتے ہیں فاصلے
تم غریب سارے آپس میں فاصلے گھٹاؤ

Marfat.com

یہ لفظ غریبی نہیں ہے تمہاری وراثت
کرو غیرت اور زورِ بازو کو آزماؤ

زندہ نفسوں کی طرح زندہ رہنا سیکھو
غربت بہانے ضمیر اپنے نہ بیچ کھاؤ

امیروں کو تم امیر رہنے دو
ایک علاحدہ اپنی "جاگیرِ غربت" تم بساؤ

لوگوں سے بھیک مانگنا عادت یہ بُری ہے
ضمیر زندہ کے واسطے بڑی تیز یہ چھری ہے

Marfat.com

تاثیر بڑوں کی برحق' تحریر میری اپنی ہے
صفحہء قرطاس پہ کھنچی تصویر میری اپنی ہے

''بیاض دل'' کوئی پڑھ کر تو دیکھے
یہ سطر دَر سطر ضَوفشاں تفسیر میری اپنی ہے

اس کے گرد ہے باڑ میرے انداز کی
چاہے تھوڑی ہی سہی جاگیر میری اپنی ہے

سچ کا سفیر ہوں گر سچ پہ پردہ ڈالوں
دنیا کے سامنے پھر تو تحقیر میری اپنی ہے

خدا گواہ اِس میں میرا خونِ جگر و فکر ہے شامل
یہ کھچڑی ہے یا ''کھیر'' میری اپنی ہے

میں ''چرواہ'' بنا برسوں اس کے لیے
ہر''قیدو'' سُن لے یہ ''ہیر''میری اپنی ہے

آغازِ سفر میں اپنے تو دُعا دیتے ہیں
رستے میں پڑے مشکل یہ تقدیر میری اپنی ہے

میں نے لفظوں میں سمویا ہے اپنی ذات کا کرب
دوستو !شعروں میں عیاں تشہیر میری اپنی ہے

Marfat.com

آنکھوں کے رستے دل سے کشید کر کے
ہر لمحہ جسے پیؤں شراب نیر میری اپنی ہے

اشاروں ہی اشاروں میں بڑوں سے چاند مانگوں
میرے چہرے سے ہویدا آرزوئے صغیر میری اپنی ہے

اس کے جذبے ہیں خون میں نہلائے ہوئے
یہ سوچ جو ہے محبتوں کی سفیر میری اپنی ہے

جاگتی آنکھوں سے خواب جو دیکھا کئے
اب میرے سامنے تعبیر میری اپنی ہے

اپنے لئے خود ہی چُنا تھا کانٹوں کا سفر
اب ہیں پاؤں میں چھالے یہ تقصیر میری اپنی ہے

وہ تھا بدگماں میں رہ جاؤں گا بے نام و نشاں
سُن لے میرا دُشمن یہ "اولاد کثیر" میری اپنی ہے

سوچ ہے میری یورپ زدہ یہ سچ ہے
مان لُوں اپنی خطا تو یہ توقیر میری اپنی ہے

جَمیعاًوَّلا تَفَرقُو سے ہو چکا میں غافل
یہ دلوں کے درمیاں لکیر میری اپنی ہے

اغلاط کی اصلاح تو تمہارا فرضِ عین ہے
باقی یہ سوچ غریب ہے یا فقیر میری اپنی ہے

Marfat.com

خاتونِ خانہ میری قوم کی رونق ہے بازاروں کی
گھر چلانا کام تھا اس کا بنی ڈرائیور کاروں کی
پاؤں پہ پہن کے شاپر پہنیں یہ ہے فٹنگ شلواروں کی
کسی بات پہ ٹوکو یوں پھولے کیا مثال غباروں کی
باپ کی عزت مٹی کر کے مانے بات پیاروں کی
چھوڑ بہن بیٹی جیسے نام پیارے بنی آشنا ہے یاروں کی
بعض کو غربت باہر لائی بعض کو پڑی مار اشاروں کی
ٹی وی 'سی ڈی جہیز میں لائی ماں مستقبل کے معماروں کی
پردہ کر کے پاؤں کا گُردہ زینت بنی اشتہاروں کی
پہلی ماؤں نے بچے پالے یہ پالے یاری یاروں کی
ہر ڈرامے میں LOVE سٹوری پروڈکشن صوبوں چاروں کی
انوکھی ہیں جدت کی راہیں پیروی فلمی ستاروں کی
بے پردگی فیشن کا تقاضا غازہ بنا بیوٹی رخساروں کی
قریہ قریہ پھیل گئی بے غیرتی چکلوں چوباروں کی
ہرزَن میں خصلت طوائف گنتی معلوم نہیں یاروں کی
گھر کی فضا میں دَم گھٹے ہوئی شوقین رنگین نظاروں کی
فلک پہ جیسے پرویں زمین پہ ٹولی ماہ پاروں کی
اپنے دوپٹے سے غافل کیا جانیں قدر دستاروں کی
کچا کوٹھا راس نہیں عاشق شیشے کے لشکاروں کی
فیشن کا خنجر لئے بنی قاتل مذہبی اقداروں کی
چھوڑ کے اپنا ''چن ماہی'' کرے یہ خواہش ''تاروں'' کی
جب جب کمر بل کھائے نیند چھنے شب داروں کی

Marfat.com

ایمان کی شہ رگ کاٹ چلی عُریاں مانند تلواروں کی
بنی ہے یورپ کی لونڈی بیٹی عظیم سالاروں کی
ایمان کے لیے ہے زہر لَوچ یہ گفتاروں کی
سنبھالے گی یہ جنگی زخمی؟ ماہر دَف گٹاروں کی
سٹیج پہ یوں لہرائے ناگن مست بہاروں کی
اپنے ہاتھوں آپ کاٹے بوئے فصل جو خاروں کی
بن جا تُو شوہر پرست چھوڑ عشق پرستی یاروں کی

Marfat.com

میرے صحن دل کو مہکا بھی دو اے گلاب تمنا
بھٹک رہا ہوں تیرے خواہش لئے اے ''سراب تمنا''

لگتا ہے زندگی گنوا دی ہے کسی ''سراب'' کے پیچھے
میں کیسے دے پاؤں گا یارو عدم میں حساب تمنا

روکا تھا ناں اس سے نہ دل لگایئے گا کبھی
اب تنہا جھیلو جاں پہ اپنی عذاب تمنا

دشت دل میں کھودے کے گڑھا بڑے ہی جبر سے
اس میں دفنا دی ہے میں نے کتاب تمنا

سوز جگر کو برسوں فکر کی حدت دے کر
تصور کی بھٹی سے کشید کر لی ہے شراب تمنا

Marfat.com

تیرے غم کی فضاؤں میں ہوں
قید بے جرم سزاؤں میں ہوں

ایک الٰہ کے ہوتے ہوئے بھی
بٹا ہوا کئی خداؤں میں ہوں

اتنا بے یقیں تو نہیں پیار میرا
میں شامل تیری دُعاؤں میں ہوں

جس در پہ جُھکے ہیں فرشتے
اُس در کے گداؤں میں ہوں

دل پہ اُترتی ہے جب یاد نبیؐ
یوں لگے طیبہ کی فضاؤں میں ہوں

مل گیا ہے جو تیرا پیار مجھے
میں اُڑ رہا ہواؤں میں ہوں

مجھے کوئی جانتا نہ تھا، تیرے طفیل
اب گھرا ہوا آشناؤں میں ہوں

Marfat.com

اِک زہر سا گھلا ہوا فضاؤں میں ہے
اِک کاٹ سی چاند کی ضِیاؤں میں ہے

انسانیت پا بہ زنجیر سِسک رہی ہے
انسان جکڑا ہوا بے جُرم سزاؤں میں ہے

خاک ہوں گی رعایا پہ لطف و کرم کی بارشیں
اِک جنگ چھڑی ہوئی خود خداؤں میں ہے

بے عمل تمہیں کچھ نہ ملے گا جہاں والو!
کیا دَھرا ہوا اِن بے اثر دُعاؤں میں ہے

ہر ایک کو ہے خواہش یہاں پھول بننے کی
نہ کوئی کلی لپٹی ہوئی حیاؤں میں ہے

تڑپے گا تیرا بھی دل فاصلوں کے باوجود
میرے دل کی تڑپ میری وفاؤں میں ہے

دریچے کے پیچھے اشک رواں ہیں کسی آنکھ سے
احمؔد یہ کیسا درد تیری صداؤں میں ہے

Marfat.com

دھوکے میں رکھا تیری وفاؤں نے مجھے
لوٹ لیا ہے تیری اداؤں نے مجھے

زندگی سے تو پیہم لڑ سکتا تھا میں
مار ڈالا ہے تیری جفاؤں نے مجھے

میں اِک چراغِ صدق تھا جلتا ہی رہا
یوں تو لاکھ بجھانا چاہا ہواؤں نے مجھے

حُسنِ مغرور بھی بلا کا ضِدی تھا لیکن
روکے رکھا ہے میری اَناؤں نے مجھے

جُرمِ محبت پہ بار بار یہ دل ہے مچلے
عجب مزا دیا ہے سزاؤں نے مجھے

آیا ہوں شوریدہ سر پتھروں سے تواضع کے لیے
جانے کیوں پہچانا نہیں تیرے گاؤں نے مجھے

چھین کر عشق سے حقِ اصرار اے جانِ تمنا
کہیں کا نہ چھوڑا تیری رضاؤں نے مجھے

Marfat.com

ایک الٰہ نے میری تو لاج رکھ لی ہے
بانٹ لیا تھا احمؔد کئی خداؤں نے مجھے

☆☆☆

نفرت کی فضاؤں میں پیار ہوں میں
اُلفت کے صحیفے کا پرچار ہوں میں

یوں مجھے پاؤں تلے کچل نہ ڈالو تم
ناخلف! تمہارے سر کی دستار ہوں میں

کر بیدار اپنے شعور کی آنکھ اے غافل
زمانے میں کُھلی کتابِ نُو افکار ہوں میں

دیکھو کسی لمحہ بھی غافل نہ رہو مجھ سے
تمہارا وِرد ہوں، ذِکر و اذکار ہوں میں

مجھے کاٹنے سے پہلے ذرا اتنا تو سوچ لو
"تپتے صحرا" میں "شجر سایہ دار" ہوں میں

Marfat.com

میں وہی ہوں جسے جانِ جاں تم نے کہا تھا
وعدہ ہوں بندھن ہوں تیرا اقرار ہوں میں

فرشتوں سے بھی آگے سفروں کا مسافر ہوں
دونوں جہاں میں ایسا عظمت کا مینار ہوں میں

میں وہی ہوں جو کُن کی بنیاد بنا ہوں
"کَنزًا مَخفِی" کے رازوں کا اظہار ہوں میں

ڈٹ جاؤں تو منہ طوفانوں کے موڑ کے رکھ دوں
جھک جاؤں تو پیکرِ رعجزو انکسار ہوں میں

☆☆☆

Marfat.com

Marfat.com

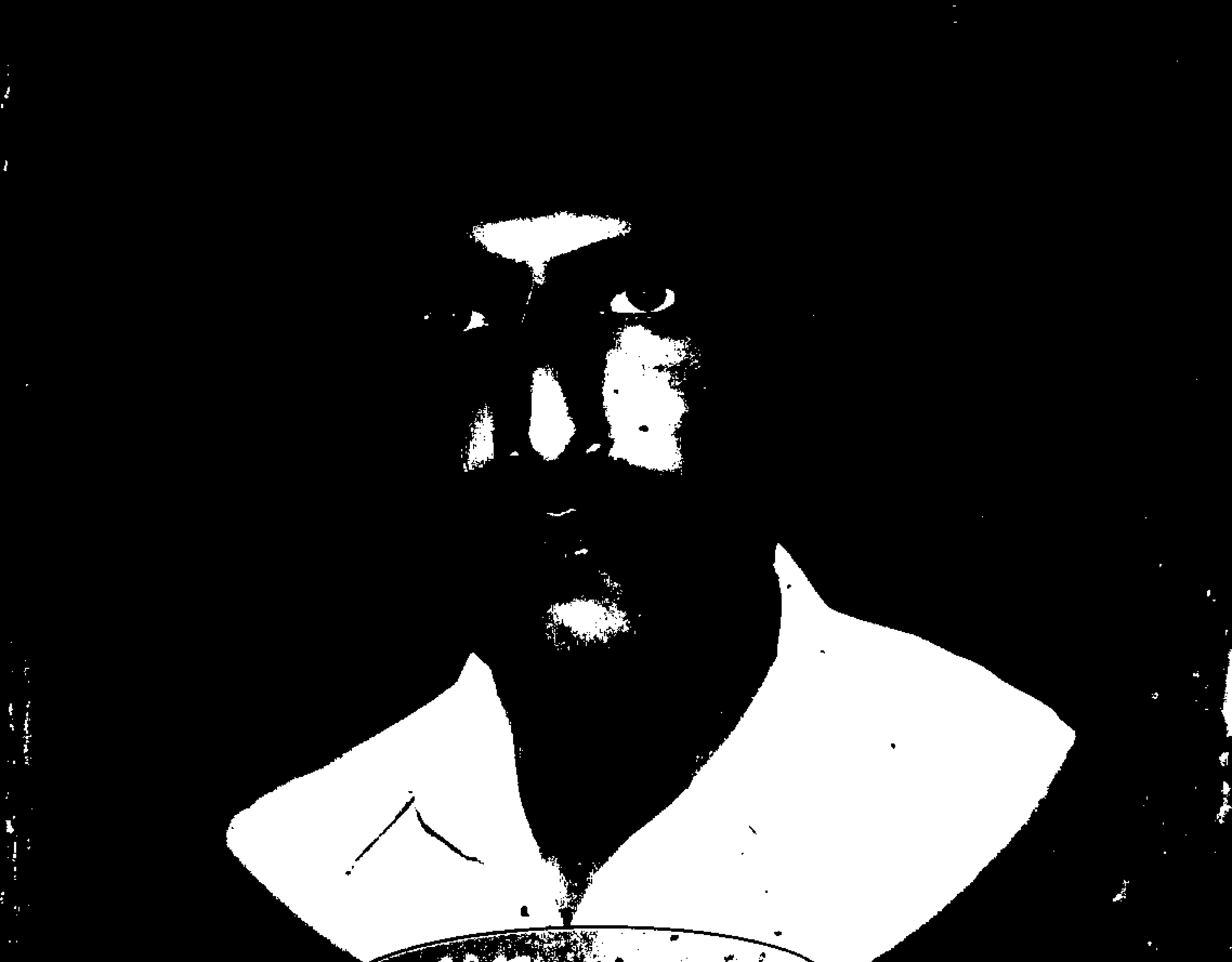

سچّے جذبوں کا شاعر

کسی مفکر کا قول ہے کہ اگر انسان سوچنا اور اپنے آپ سے باتیں کرنا بند کر دے تو وہ مردوں میں شمار ہوتا ہے۔ خود کلامی اور خود شناسی بہر طور ہونی چاہیے تاکہ لوگوں کی نظروں میں جگہ بنا سکیں میرے خیال میں علی احمر نے اس قول کو بروقت سمجھا اور پلے باندھے کے نتیجے میں "سراب تمنا" منظر عام پر آ گئی۔

کربلا کا استعارہ ان کے ہاں رجائیت اور زندگی کی ذمہ داریوں اور پر سلیقگیوں سے نتیجہ آفرینی کا خوبصورت نمونہ ہے۔ متجسس روحیں، مفکر، فلاسفر، دانشوران، شاعر اور ادیب لفظوں کے کھوج میں سب اس بات پر متفق ہیں کہ نئے پن کا کھوج، فکری کینوس کا پھیلاؤ، تجربے اور مشاہدے میں گہرائی اور گیرائی، مشکلوں اور سچائیوں کا احساس، لفظوں کا موزوں اور برمحل استعمال سچے اور کھرے فنکار کو جنم دیتا ہے اس طرح یہ چند سطریں علی احمر پر منطبق ہوتی ہیں۔

میرے ذہن کی اسکرین پر ایک خوبصورت منظر میں آسمان ادب کے درخشندہ ستارے علی احمر کا رستہ دیکھ رہے ہیں۔

Marfat.com